مسلسل اشاعت کے ۴۸ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱ جلد : ۱۴

محرم الحرام ۱۴۳۱ھ جنوری 2010

قال رسول اللہ ﷺ

انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء

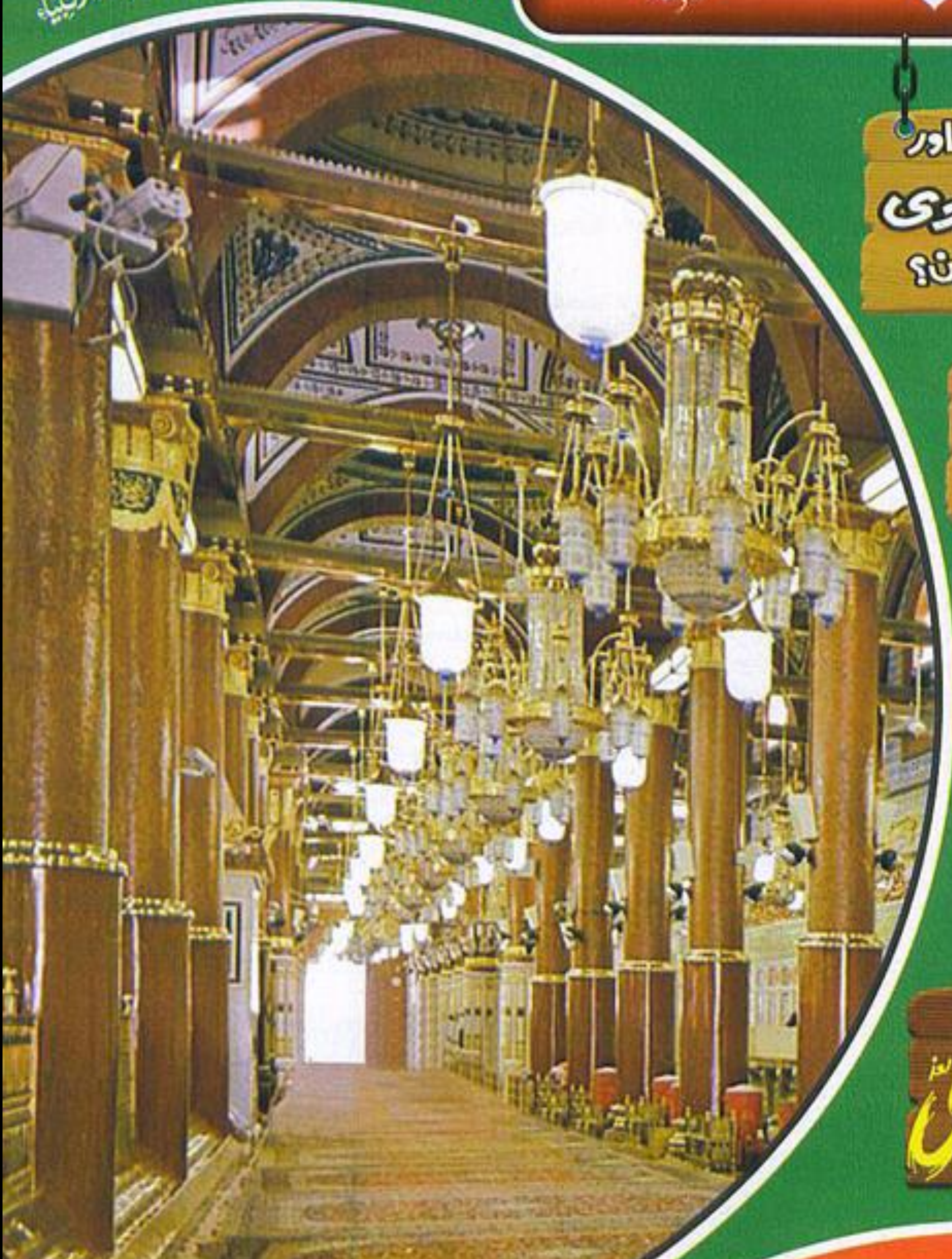

بم دھماکوں اور دہشت گردی کا ذمہ دار کون؟

دریائے نیل کے نام حضرت عمرؓ کا خط

حسینؓ

آخرت کے ساتھی

کھینچواں نبی

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ 1 ● جلد: 14

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا غلام رسول دین پوری

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4583486 14122

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

بم دھماکوں اور دہشت گردی کا ذمہ دار کون؟	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

شہید کربلا حضرت سیدنا حسینؓ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	4
دریائے نیل کے نام حضرت عمرؓ کا خط	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	9
حضرت مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات	مولانا مفتی محمد راشد مدنی	11
ختم نبوت، حیات ونزول مسیحؑ، ظہور مہدیؒ، خروج دجال اور علامات قیامت پر چالیس احادیث بمعہ خطبہ جمعہ	مولانا غلام رسول دین پوری	13
آخرت کے راہی	مولانا اللہ وسایا	38

رد قادیانیت

رپورٹ شعبہ تحفظ ختم نبوت مظاہر علوم سہارنپور	مولانا محمد راشد گورکھپوری	41
کھچوان نبی	عبداللطیف گجراتی	51

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	55

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

بم دھماکوں اور دہشت گردی کا ذمہ دار کون؟

ماہ نومبر، دسمبر میں ایک بار پھر ملک بم دھماکوں سے گونج اٹھا۔ راولپنڈی، ملتان میں پاک فوج کے ایریا کو نشانہ بنایا گیا۔ جب سے قبائل میں آپریشن شروع ہوا ہے۔ ملک میں خودکش دھماکوں میں بے پناہ اضافہ ہوگیا ہے۔

مسلسل واقعات کو سامنے رکھ کر ہر ذی شعور پاکستانی کا تجزیہ یہ ہے کہ ان دھماکوں کے پیچھے امریکہ بہادر کا پیسہ اور خواہش کام کر رہی ہے۔ امریکہ پاک فوج کو مصروف رکھنا چاہتا ہے۔ یہی انڈیا کی دلی مراد ہے۔ امریکہ، بھارت کو پاکستان کو سبق سکھانے کے مشترکہ ایجنڈا نے ایک کر دیا ہے۔

سرمایہ واسلحہ امریکہ کا، ٹریننگ، پلاننگ انڈیا کی، افراد کرایہ کے، جہاں سے مل جائیں۔ ان سے یہ بم دھماکے کرائے جارہے ہیں۔ پاکستانی قوم کو خاک وخون میں غلطیدن کیا جارہا ہے۔ ہماری وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ ان دھماکوں میں بھارت کے ملوث ہونے کے ثبوت ملے ہیں۔ قبائل میں ٹرکوں کے ٹرک اسلحہ کے بھارتی ساخت کے ڈھیر ملے ہیں۔ لیکن ہماری وزارت خارجہ بھارت کے ان دھماکوں میں ملوث ہونے کے ثبوتوں کو ناکافی قرار دے رہی ہے۔ جس ملک کی وزارت داخلہ و وزارت خارجہ کے قلب وجگر، زبان وبیان ایک نہ ہوں۔ اس ملک کے دگرگوں حالات کی اصلاح کا سوچنا، اپنے آپ کو ڈپریشن میں مبتلاء کرنے کے مترادف ہے۔ ایک بار پھر ملک میں، این۔ آر۔ او عدالت میں زیر بحث، فقط ایک شخص ہمیش خان کو دس ارب روپے کے فراڈ کا مرتکب قرار دیا جارہا ہے۔

امریکہ میں گرفتار ہونے کے باوجود پاکستان اس کا آنا یقینی نہیں بن رہا۔ یارب، پاکستانی شخص، پاکستانی مجرم، پاکستان حکومت کے کہنے پر امریکہ ہمیں ہمارا ملزم دینے کے لئے تیار نہیں۔ امریکی سفارت کار، جعلی نمبر پلیٹوں کی گاڑیوں میں بپھرے ہوئے اژدھے کی طرح پھنکارتے ہوئے شاہراہوں پر سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔ ان سے تلاشی لینے تو رہا درکنار، رکنے کا جو کہے اسے بھی وہ شوٹ کرنے کی دھمکی دینے پر اتر آتے ہیں۔ حکومت دم بخود، وزارت داخلہ منہ میں گنگھنٹ ڈالے خاموش ہے۔ رہے عوام تو تک، تک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق ہیں۔ ان حالات میں محرم الحرام کی آمد آمد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو سکون نصیب فرمائیں۔ امن وامان کی بالادستی کے لئے ہر شخص کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائیں۔

لولاک کا نیا سال

محرم الحرام ''لولاک'' کی اشاعت کا نیا سال شروع ہورہا ہے۔ ''لولاک'' اپنی اشاعت کے سینتالیس سال مکمل کر کے محرم الحرام سے اڑتالیسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اللہ رب العزت اسے زیادہ سے زیادہ ترویج اسلام اشاعت وتحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین!

شہید کربلا حضرت سیدنا حسینؓ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امام عالی مقام سیدنا حسین ابن علی (رضی اللہ عنہما) ۵؍شعبان سن ۴ ہجری کو مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ سرور دو عالم ﷺ نے شہد کھلا اور اپنی زبان مبارک کو ان کے منہ میں رکھ کر ان کے منہ کو تر کیا۔ دعائیں دیں اور حسین نام رکھا۔ حضرت حسنؓ کا چہرہ رحمت عالم ﷺ کے مشابہ تھا اور حضرت حسینؓ کا جسم مبارک رحمت دو عالم ﷺ کے جسد اطہر کے مشابہ تھا۔

حضور ﷺ کی حسنین (رضی اللہ عنہما) سے محبت

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حسنؓ و حسینؓ آپ کے سینے مبارک پر کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ دونوں سے اس درجہ محبت فرماتے ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ ”هما ریحانتای من الدنیا“ یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔ (رواہ الطبرانی)

حارثؒ حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ: ”الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة“ حسنؓ و حسینؓ اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (رواہ الطبرانی)

حضرت امام حسینؓ عبادت گذار تھے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ آپ نے بیس حج پیدل کئے۔ (الجوہرہ ج۲ ص۲۱۳)

یزید ابن معاویہ کی ولایت

حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے بعد حضرت حسنؓ کو خلافت کے لئے نامزد فرمایا تھا۔ بعض عمال نے یزید کو خلیفہ بنانے کی تجویز پیش کی۔ لیکن اس میں حضرت امیر معاویہؓ کو تردد تھا۔ لیکن جب حضرت حسنؓ کا پہلے انتقال ہوگیا تو یزید کے بارہ میں حضرت معاویہؓ کی توقعات اور ولی عہدی کے امکانات روشن ہوگئے۔ پدرانہ محبت وشفقت کی بناء پر حضرت امیر معاویہؓ سے ویسا ہونا غیر طبعی اور غیر فطری بھی نہ تھا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے اثنائے گفتگو میں فرمایا کہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ اپنے بعد رعیت کو بھیڑ بکریوں کے اس ریوڑ کی طرح چھوڑ دوں جو بارش میں بھیگ رہی ہو اور اس کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ یزید کی عمر نامزدگی کے وقت چونتیس برس تھی۔

حضرت امیر معاویہؓ کی یزید کے لئے بیعت

۵۶ھ جب شروع ہوا تو حضرت امیر معاویہؓ نے یزید کے لئے بیعت لینا شروع کیا اور تمام ممالک میں اس کی اطلاعات بھیج دیں۔ تمام ممالک کے لوگوں نے بیعت کر لی سوائے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حسین بن علی، عبداللہ ابن زبیر، عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کے۔ حضرت معاویہؓ عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ تشریف

لائے اور یزید کے حق میں تقریر کی تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔ مذکورہ بالا حضرات خاموش رہے۔ نہ حمایت کی اور نہ مخالفت۔ تاآنکہ حضرت معاویہؓ دمشق واپس چلے گئے۔

یزید کی اخلاقی حالت

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یزید جوانی میں پینے پلانے والا آدمی تھا اور نوعمروں کی راہ پر چلتا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج۸ ص۲۲۸)

امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ یزید میں اچھی عادات بھی تھیں۔ سخاوت، مروت، فصاحت بیانی، شعرگوئی، بہادری اور ملکی معاملات میں صحیح رائے دینا اور اس کے ساتھ آزادی اور تعیش کی طرف بھی میلان تھا۔ بعض اوقات نمازیں بھی چھوڑ دیتا تھا اور اکثر اوقات بالکل غائب کر دیتا۔ (البدایہ ص۲۳۲)

سب سے زیادہ قابل اعتراض بات جو لوگوں کی ناراضگی کا سبب تھی۔ وہ شراب نوشی کی شہرت تھی۔ غیر اخلاقی طرز عمل اور اعمال فاسقانہ تھے۔ یزید کی ولیعہدی کی بیعت کا واقعہ خلافت راشدہ سے متصلاً ہونے کی وجہ سے قابل برداشت نہیں تھا۔ اس وقت عظیم المرتبت صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے تابعین زندہ تھے۔ جو مسلمانوں کی خلافت اور سربراہی کے لئے بدرجہا بہتر تھے۔ حضرت امام عالی مقامؓ نے یزید کے لئے بیعت نہیں کی۔ وہ مدینۃ الرسول میں قیام فرماتے تھے کہ یزیدی حکومت نے اسے بہت بڑا مسئلہ بنالیا اور اصرار کیا کہ بیعت کی جائے۔ لیکن آپ نے بیعت کرنے سے انکار فرمادیا اور جو موقف اختیار فرمایا۔ وہ پوری بصیرت، عزم وارادہ کیساتھ اختیار کیا تھا۔ وہ اس سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ادھر گورنمنٹ کے عمال کی طرف سے جب سختی شروع ہوئی تو آپ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور مکہ مکرمہ میں پناہ گزین ہو گئے۔

اہل کوفہ کے خطوط

دریں اثناء کوفہ سے سینکڑوں خطوط آنا شروع ہو گئے کہ آپ عراق تشریف لے آئیں جو آپ کے والد محترم کا پایہ تخت بھی ہے اور ہزاروں لوگ آپ کے خیر خواہ اور آپ کے والد محترم کے طرفدار ہیں۔ نیز ڈیڑھ سو کے قریب خطوط بھیجے گئے۔ جن میں آپ سے استدعا کی گئی تھی کہ آپ جلدی تشریف لائیں۔ ایک لاکھ آدمی آپ کے منتظر ہیں کہ آپ تشریف لائیں تو یزید کے بجائے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی جائے گی۔

حضرت مسلم بن عقیلؓ کوفہ میں

چنانچہ آپ نے اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیلؓ کو تحقیق کے لئے روانہ فرمایا تو جب مسلم کوفہ تشریف لے آئے ابتداء میں بارہ ہزار اور بعد میں اٹھارہ ہزار کوفیوں نے آپ کو مکمل حمایت کا یقین دلایا تو جناب مسلم نے حضرت امام عالی مقام کو تحریر کیا کہ حالات سازگار ہیں آپ کوفہ تشریف لے آئیں۔

عبیداللہ ابن زیاد کوفہ میں

جب یزید کو حالات معلوم ہوئے تو اس نے نعمان بن بشیر کو گورنری سے معزول کر کے عبیداللہ ابن زیادہ کو

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

کوفہ کا گورنر بنادیا۔ جب ابن زیاد کوفہ میں داخل ہوا تو اس نے بڑے بڑے کوفی لیڈروں کو قصر امارت میں مدعو کیا اورانہیں ترغیب وترہیب کے ذریعہ یزید کی حمایت کے لئے آمادہ کرلیا۔ چنانچہ کوفی عمائدین نے اپنے اپنے قبائل کو مسلم بن عقیل کا ساتھ چھوڑنے کا آرڈر دیا اور ایک ایک کرکے کوفی ادھر ادھر ہوگئے۔ ادھر عورتوں نے بھی اپنے اپنے بیٹوں، بھائیوں، شوہروں کو ابن عقیلؓ کی حمایت سے برگشتہ کرلیا۔ چنانچہ وہ ہزاروں آپ کا ساتھ چھوڑ گئے۔ صرف پانچ سو باقی رہ گئے۔ پھر کم ہوتے ہوتے صرف تیس رہ گئے۔ مغرب کی نماز پڑھائی تو باقی صرف دس رہ گئے اور وہ بھی نماز کے بعد ادھر ادھر ہوگئے۔ تا آنکہ آپ اکیلے رہ گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو راستہ بتلانے والا بھی کوئی نہ تھا اور آپ گرفتار کرلئے گئے۔

حضرت مسلم بن عقیلؓ کا پیغام حضرت الامامؓ کے نام

اس دن یا ایک دن پہلے حضرت امامؓ مکہ مکرمہ سے نکل چکے تھے۔ حضرت مسلم بن عقیلؓ نے محمد بن اشعث سے کہا کہ جہاں تک ممکن ہو میرا پیغام حضرت الامامؓ تک پہنچا دو کہ وہ آنے کا پروگرام کینسل کردیں۔ جب پیغام رساں نے آپؓ کو اطلاع دی تو آپؓ نے فرمایا کہ ''جو اللہ نے مقدر کر کے رکھا ہے وہ ہو کر رہے گا۔'' ادھر حضرت مسلم کو ابن زیاد کے پاس لایا گیا۔ ان کے اور ابن زیاد کے درمیان سخت باتیں ہوئیں اور حضرت مسلم کو ابن زیاد کے حکم پر محل کی چوٹی پر لے جا کر ان کا سر قلم کر کے قصر امارت کے نیچے پھینک دیا۔ پھر جسم بھی گرادیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۷ص ۱۵۶، ۱۵۷)

جب حضرت الامام کوفہ کی طرف رواں دواں ہوئے تو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ اہل عراق دھوکہ باز ہیں۔ ان کے دھوکہ میں نہ آیئے۔ تا آنکہ اہل عراق آپ کے دشمن کو عراق سے نکال دیں اور اگر جانا طے ہی کر چکے ہیں تو بچوں اور عورتوں کو نہ لے جایئے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کو آپ کے بیوی بچوں کے سامنے اس طرح شہید نہ کردیا جائے۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ کو ان کے اہل وعیال کے سامنے شہید کیا گیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ص ۱۶۰)

حضرت ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، سعید ابن المسیبؒ جیسے جلیل القدر حضرات نے بھی آپ کو روکا۔ لیکن آپ سفر پر مصر رہے۔ راستہ میں فرزدق نامی شاعر سے ملاقات ہوئی۔ اس سے پوچھا تو فرزدق نے کہا کہ: ''اے فرزند رسول کوفیوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور تلواریں آپ کے خلاف اور مدد آسمان سے آتی ہے۔''

(البدایہ والنہایہ ج ۸ص ۱۶۷)

حضرت الامامؓ کربلا میں

آپؓ نے اپنے خاندان کے افراد کے علاوہ ساٹھ کوفیوں کے ساتھ کوفہ کی طرف سفر جاری رکھا۔ راستہ میں مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کی خبر ملی۔ بار بار انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! پڑھتے رہے۔ جب حاجر پہنچے تو فرمایا کہ ہمارے ساتھیوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ جو واپس جانا چاہے جا سکتا ہے۔ اس پر کوئی اعتراض و دار وگیر نہیں ہوگی۔ تو

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

راستے میں ملنے والے اعراب ادھر ادھر ہو گئے اور آپ کے ساتھ صرف آپ کے خاندان کے لوگ رہ گئے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ص ۱۶۹)

ادھر عبیداللہ بن زیاد کا بھیجا ہوا لشکر حر بن یزید کی قیادت میں آدھمکا تو آپ نے خطوط کے بھرے ہوئے دو تھیلے کھول کر پھیلا دیئے اور کچھ حصے پڑھ کر سنائے۔ اس پر حر نے کہا کہ ہم میں سے خطوط لکھنے والا کوئی نہیں۔ کوفہ کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری پارٹی کے افراد کا کیا حال ہے۔ اس پر عبداللہ الغامری نے کہا کہ سردار قسم کے لوگ سب آپ کے خلاف متحد ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان کو بڑی بڑی رشوتیں مل چکی ہیں۔ رہے عوام تو ان کے دل آپ کی جانب مائل ہیں۔ تلواریں آپ کے خلاف ہی اٹھیں گی۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ص ۱۶۹)

حضرت الامامؓ کی طرف سے تین تجاویز

عبیداللہ بن زیاد نے عمر بن سعد کو ایک لشکر دے کر بھیجا تو حضرت الامامؓ نے فرمایا تین باتوں میں سے میرے لئے ایک بات مان لو۔

۱...... مجھے چھوڑ دو جیسے آیا ہوں واپس جاؤں۔

۲...... مجھے یزید کے پاس لے چلو وہ جو پسند کرے فیصلہ کرے۔

۳...... اور اگر یہ بھی ناپسند ہو تو مجھے ترکوں کی طرف جانے دو تاکہ میں ان سے جہاد میں اپنی جان دوں۔

اس نے یہ پیغام ابن زیاد کی طرف بھیجا اور اس نے چاہا کہ یزید کی طرف بھجوادے۔ مگر شمر ذی الجوشن نے کہا کہ انہیں آپ کا حکم ماننا چاہئے۔ آپ کو جب بتلایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں کروں گا۔

ابن زیاد نے شمر کو امیر بنا کر بھیجا۔ عمر بن سعد کے ساتھ اہل کوفہ میں سے بیس عمائدین بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ نواسہ رسول تین باتیں پیش کر رہے ہیں۔ تم ان میں سے کچھ بھی قبول نہیں کرتے۔ یہ تمام حضرات حضرت الامام کی طرف آگئے اور آپ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے۔

۹ محرم الحرام کی رات آپ نے اپنے رفقاء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں چاہیں چلے جائیں اور فرمایا کہ دشمنوں کا ہدف صرف میں ہوں۔ آپ کے رفقاء نے کہا کہ آپ کے بغیر زندگی بے کار ہوگی۔

۱۰ محرم الحرام کو جمعہ کے دن صبح کی نماز آپ نے ادا کی۔ آپ کے ساتھیوں میں پینتیس سوار اور چالیس پا پیادہ تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ کس کے نواسے اور بیٹے ہیں؟ اور ان کی کیا حیثیت اور مقام ہے۔ اور فرمایا کہ لوگو اپنے دلوں کو ٹٹولو اور اپنے ضمیر سے پوچھو کہ مجھ جیسے شخص سے جنگ کرنا جب کہ میں تمہارے نبی کا نواسہ ہوں۔ درست ہے؟ حر بن یزید آپ سے آکر مل گئے اور یزیدی فوج کے سامنے آگئے اور جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس اثناء میں شمر آگے بڑھا اور حضرت حسینؓ کے رفقاء پر حملے شروع کر دیئے اور آپ کے ساتھی ایک ایک کر کے میدان کربلا میں داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کرتے رہے۔ آپ انہیں دعائیں دیتے ہوئے فرماتے رہے۔ جزاکم اللہ احسن جزاء المتقین ! خاندان علی و نبی (ﷺ) کے اکثر حضرات شہید ہو گئے۔

شمر ذی الجوشن نے آواز دی کہ اب (حضرت) حسینؓ کا کام تمام کرنے میں کیا انتظار ہے؟ چنانچہ آپ کی طرف زرعہ بن شریک التمیمی آگے بڑھا اور آپ کے شانہ مبارک پر وار کیا۔ پھر سنان بن عمرو النخعی نے تیر چلایا اور گھوڑے سے اتر کر سر مبارک تن سے جدا کر دیا اور خولی کی طرف پھینکا اور یوں امام عالی مقام نے عزیمت پر عمل کرتے ہوئے اپنے پورے خاندان کو قربان کر دیا۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک پر ۳۳ نشان نیزوں کے اور ۳۴ نشان دوسری ضربوں کے آئے۔ آپ کے ساتھ ۷۲ حضرات نے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان میں سے سترہ وہ حضرات تھے جو حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے تھے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۸۹)

یزید کے سامنے جب حضرت حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اگر تم حسینؓ کو قتل نہ کرتے جب بھی میں تم سے کچھ نہ کہتا۔ اللہ ابن سمیہ پر لعنت بھیجے۔ بخدا اگر میں وہاں ہوتا تو معاف کر دیتا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۹۱)

نوٹ: یہ مضمون مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تحریرات سے تیار کیا گیا۔

قادیانی سپرنٹنڈنٹ جیل فیصل آباد کا ظلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم، وزیراعلیٰ اور چیف سیکرٹری پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ بورسٹل جیل فیصل آباد کے وارڈن محمد حسین کا قربانی کا بکرا زبردستی پکڑ کر ذبح کر کے کھا جانے پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل بورسٹل قادیانی غیر مسلم مرتد، فہیم الدین کو فوری طور پر معطل کر کے قانونی کاروائی کی جائے اور چیف سیکرٹری پنجاب کے فیصلہ کے مطابق محمد حسین وارڈن کو بکرا کی قیمت دس ہزار روپے اور خرچ پندرہ ہزار روپے کل پچیس ہزار روپے معاوضہ دلایا جائے۔ جب کہ چیف سیکرٹری کے فیصلہ کی فیکس جیل کے دفتر میں پہنچ چکی ہے۔ مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ مقام افسوس ہے کہ آئی جی جیل خانہ جات قادیانی غیر مسلم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہا ہے اور اس قادیانی کی غیر قانونی حمایت کر رہے ہیں۔ جب کہ آئی جی جیل خانہ جات کی تقرری سیاسی بنیادوں پر کی گئی ہے۔ اس کو فوری طور پر تبدیل کر کے میرٹ پر کسی تجربہ کار غیر جانبدار افسر کو آئی جی جیل خانہ جات تعینات کیا جائے۔ مقام افسوس ہے کہ کٹر قادیانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل فہیم الدین کو بہاولپور تبدیل کیا گیا تھا۔ مگر آئی جی جیل خانہ جات نے حمایت کرتے ہوئے دوبارہ بورسٹل جیل فیصل آباد لگا دیا گیا ہے اور خالی آسامی سپرنٹنڈنٹ جیل کی جگہ نیا سپرنٹنڈنٹ نہیں لگایا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ کا اضافی چارج بھی اس غیر مسلم مرتد قادیانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو دے رکھا ہے جو مسلمان ملازمین پر ظلم کرتا ہے، توہین کرتا ہے۔ من مرضی کرتا ہے۔ کس کا ڈر خوف نہیں ہے۔ جب کہ محمد حسین وارڈن کی بیوی قربانی کے لئے پالا گیا بکرا جیل کے اندر فیملی کوارٹرز کے خالی گراؤنڈ میں چرا رہی تھی کہ قادیانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے اپنے دو ملازمین کو حکم دیا کہ بکرا پکڑ لیا جائے۔ وہ شوکت علی اور خالد محمود وارڈن بکرا زبردستی پکڑ کر اس کی کوٹھی پر لے گئے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے حکم پر ذبح کر کے کھا گئے۔ محمد حسین کی بیوی منت سماجت کرتی رہی۔ اس کو کوٹھی سے زبردستی نکال دیا گیا۔ اس کے خلاف فوجداری پرچہ بھی وومن تھانہ میں درج ہے۔ جس کی سماعت سید انجم رضا سول جج کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ آئندہ تاریخ پیشی ۵ دسمبر مقرر ہوئی ہے۔

دریائے نیل کے نام حضرت عمرؓ کا خط!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اسلامی سال کا آغاز امام عدل وحریت، خلیفہ راشد، مراد مصطفیؐ، سیدنا عمر ابن خطاب، فاروق اعظمؓ کی عظیم الشان شہادت سے ہوتا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ وہ عظیم اسلامی جرنیل تھے جن کا حکم نہ صرف یہ کہ جن وانس، حجر وشجر مانتے تھے۔ بلکہ دریا بھی ان کے حکم سے چل پڑتے تھے۔ چنانچہ ذیل میں مصر کے معروف دریا، درائے نیل کے نام حضرت فاروق اعظمؓ کا حکم نامہ پیش کیا جارہا ہے۔ جس کے دریا میں ڈالنے کے بعد دریا ایسا چلا کہ آج تک مسلسل چل رہا ہے۔

اہل مصر کی عادت تھی کہ قحط کے دنوں بالخصوص ایک خوبصورت دوشیزہ کو نہلا دھلا اور زیور سے آراستہ وپیراستہ کر کے جلوس لے کر اسے دریائے نیل کی لہروں کے سپرد کرتے تھے۔ تا آنکہ مصر فتح ہوا تو عامل مصر حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ نے یہ بدعادت ختم کرنے کا حکم جاری فرمایا کہ کسی انسانی جان کو دریا کی لہروں کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔ اہل مصر نے کہا کہ دریائے نیل خشک ہوجائے گا اور ہماری کھیتیاں ویران ہوجائیں گی۔ چنانچہ فاتح مصر کے حکم کے بعد واقعتہً دریائے نیل کا پانی خشک ہوگیا تو فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عریضہ تحریر کیا اور صورتحال سے آگاہ کیا تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریائے نیل کے نام الہامی رقعہ لکھا اور فرمایا کہ یہ خط دریائے نیل کے درمیان ڈال دیا جائے۔ چنانچہ امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

’’قیس بن حجاج نے ابن لھیعہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مصر فتح ہوا تو وہاں کے لوگ اپنے ہاں مروج قبطی مہینہ ’’بونہ‘‘ شروع ہونے پر فاتح مصر حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک درخواست لے کر حاضر ہوئے اور کہا اے سردار ہمارے اس دریائے نیل کے لئے ایک خاص طریقہ بنا ہوا ہے۔ بغیر اس کی تکمیل کے اس کا پانی جاری نہیں رہتا۔ بلکہ سوکھ جاتا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب ہمارے اس قبطی مہینے کی بارہ راتیں گذر جاتی ہیں تو ہم کسی ایک نوخیز کنواری لڑکی کو حاصل کرنے کے لئے اس کے ماں باپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کو بہترین زیور اور کپڑے پہناتے ہیں اور پھر اسے دریائے نیل کے سپرد کردیتے ہیں۔ اس پر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات سن لو کہ ایسا کفر، شرک اور ظلم کا کام اسلام میں آئندہ ہرگز نہیں ہوسکے گا۔ یقیناً اسلام آنے پر پہلے کے تمام عقائد اور اعمال فاسدہ کی عمارت ڈھادیتا ہے۔‘‘

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ حکم سن کر مصری لوگ ’’بونہ‘‘ کے ساتھ ’’ابیب‘‘ اور ’’مسری‘‘ کے دو مہینے بھی رکے رہے اور نیل خشک ہوگیا۔ یہاں تک کہ خشک سالی اور قحط کے ڈر سے لوگ وطن چھوڑ کر کسی اور جگہ جانے کا ارادہ کر بیٹھے سو یہ دیکھ کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تمام حالات پر مشتمل ایک عریضہ تحریر فرمایا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ بلاشک (نوجوان کنواری لڑکی کو

دریا میں ڈبونے کی رسم بند کرنے کے لئے) تم نے جو کچھ کیا بالکل صحیح کیا۔ دریا کا پانی جاری کرنے کے لئے میں نے اپنے خط کے اندر ایک رقعہ بھیجا ہے۔ رقعہ ملتے ہی اسے دریائے نیل میں ڈال دو۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ پہنچا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رقعہ کھول کر دیکھا تو اس میں یہ عبارت تحریر تھی: ”من عبداللہ عمر امیر المؤمنین الیٰ نیل اهل مصر اما بعد فان کنت انما تجری من قبلك ومن امرك فلا تجر فلا حاجة لنا فیك فان کنت تجری بامر الله الواحد القهار وهو الذی یجرئك فنسال الله ان یجرئك“

یہ رقعہ بندہ خدا عمر امیر المؤمنین کی طرف سے اہل مصر کے نیل کے نام حمد وثنا کے بعد اے نیل اگر تو اپنی طرف سے اور حکم سے چلتا ہے تو ہمیں تمہاری اور تمہارے پانی کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر تو کائنات کے مسخر کرنے والے خدائے واحد کے حکم سے چلتا ہے اور حقیقتاً اسی نے تجھے چلا رکھا ہے تو ہم پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ وہ تجھے جاری رکھیں۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے یہ رقعہ پڑھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا۔ جمعہ کا دن گذار کر ہفتہ کے روز مصریوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے نیل کو جاری کر دیا اور اس کا پانی ایک ہی رات میں سولہ ہاتھ چڑھ آیا اور نتیجتاً نیل اور مصریوں کے غلط عقیدہ وعمل میں شیطان کا جادو ٹونا (اور اس کا عمل ختم ہوگیا) (البدایہ والنہایہ ص۱۰۰ ج۷ طبع اول بیروت، احکام ومسائل خطبات جمعہ، نکاح وعیدین، مؤلفہ ابن امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری ص۲۳۳ تا ۲۴۰ ملخصاً)

ختم نبوت کانفرنسیں

۱۴ مارچ سکھر، ۴ اپریل سیالکوٹ میں عظیم الشان کانفرنسیں اور خانیوال، رحیم یار خان، خان پور، علی پور مظفر گڑھ، احمد پور سیال، پاکپتن، دریا خان، ساہیوال، گمبٹ، اوکاڑہ، قصور، جھنگ، چناب نگر میں علاقائی کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کی حفاظت کے لئے گذشتہ سہ ماہی میں بیس ہزار اشتہار شائع کئے گئے اور پورے ملک میں لگوائے گئے۔ اس پر تشکر کا اظہار کیا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ حضرت الامیر دامت برکاتہم کی طرف سے ممبران ایوان بالا وزیریں (قومی اسمبلی، سینٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران ملک بھر کے اضلاع کی بار ایسوسی ایشنوں کے صدور وسیکرٹریز کو بھیجا جائے۔ نیز لاہور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی وسیاسی جماعتوں کے عہدہ داروں کا اجلاس بلا کر انہیں صورت احوال سے آگاہ کیا جائے۔ مولانا محمد طیب فاروقی صاحب نے تجویز پیش کی کہ نوشہرہ وپشاور کے لئے مبلغ کی تقرری کی جائے۔ طے ہوا کہ صوبہ سرحد مجلس کے امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کو سفارشی خط لکھیں اور اس میں مبلغ کے علاقہ کا بھی تعیین کریں۔

علاقائی کورسز

بہاولپور، منڈی بہاؤالدین، ساہیوال، فیصل آباد، نواب شاہ، لاہور، جھنگ، اسلام آباد، مانسہرہ میں ردقادیانیت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات!

مولانا مفتی محمد راشد مدنی

مخبر صادق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت سے قبل تین شخص آئیں گے۔ دو اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی محبوب ہوں گے اور ایک انتہائی مردود ہوگا۔ جو دو محبوب ہوں گے ان میں سے ایک حضرت مسیح علیہ السلام اور دوسرے حضرت مہدی علیہ الرضوان، اور جو انتہائی مردود ہوگا اس کا نام دجال ہے۔ آپ ﷺ نے ان کے آنے کی ترتیب یہ بیان فرمائی کہ سب سے پہلے حضرت مہدی علیہ الرضوان آئیں گے۔ ان کا نام محمد ہوگا۔ والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ سید ہوں گے۔ حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ مدینہ طیبہ میں پیدا ہوں گے۔ مکہ کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔

مدینہ طیبہ میں مسلمان اپنے خلیفہ کے انتقال پر نئے خلیفہ کی تلاش میں ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان اس ڈر سے کہ کہیں بار خلافت میرے کندھوں پر نہ ڈال دیا جائے۔ مکہ مکرمہ تشریف لے آئیں گے۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال ہوگی۔ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے۔ ساتویں اور آخری چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں ہوں گے کہ لوگ انہیں پہچان لیں گے۔ پہچاننے والے عام لوگ نہیں بلکہ شام کے چالیس ابدال ہوں گے۔ مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان ان کے ہاتھ پہ پہلی بیعت امامت ہوگی۔ اس پہلی بیعت میں ایک روایت کے مطابق تین سو تیرہ افراد شامل ہوں گے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری کے سات سال بعد دجال کے خروج کی اطلاع آئے گی۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان اس خبر کی تصدیق کے لئے اپنے آدمی روانہ فرمائیں گے۔ معلوم ہوگا کہ خبر جھوٹی تھی۔ دوسری مرتبہ پھر اطلاع آئے گی۔ معلوم ہوگا کہ خبر سچی نہ تھی۔ تیسری مرتبہ پتہ چلے گا کہ دجال کا خروج ہو چکا ہے۔ وہ عراق اور شام کے درمیان سے خروج کرے گا۔ نبوت و رسالت اور خدائی تک کا دعویٰ کر کے مخلوق خدا کو گمراہ کرے گا۔ ساری دنیا میں جا کر فتنہ پھیلائے گا۔ سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ان دو شہروں میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ ان دونوں شہروں پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔ فرشتے مار مار کے اس کا منہ پھیر دیں گے۔ شام کی طرف جائے گا۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ الرضوان دجال سے مقابلہ کے لئے مکہ مکرمہ سے شام کی طرف روانہ ہوں گے۔ ان کی امداد کے لئے اللہ تعالیٰ ایک اور شخص کو آسمانوں سے نازل فرمائیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان مکہ مکرمہ سے روانہ ہوں گے۔ ان کا نام محمد اور جو آسمانوں سے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نازل ہوں گے۔ ان کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہے۔ یہ آدمی ایک نہیں، بلکہ دو ہیں۔

فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے۔ ان کے بالوں سے پانی موتی کے قطروں کی مانند ٹپک رہا ہوگا۔ کیونکہ جب آسمانوں پر تشریف لے گئے تو غسل کر کے گئے تھے۔ اسی حالت میں واپس تشریف لائیں گے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدیاں گذر جانے کے بعد یہ کیسے ممکن ہے۔ سائنس کا دور ہے۔ ہر طرف ترقی کا

شور ہے۔ یہ نکتہ قابل غور ہے۔ آپ اگر واٹر کولر کے اندر پانی رکھیں تو ۲۴ گھنٹے ٹھنڈا رہتا ہے۔ گرم نہیں ہوتا۔ تھرماس کے اندر چائے رکھیں تو گرم رہتی ہے۔ ٹھنڈی نہیں ہوتی۔ اگر آپ نے کسی چیز کو جوں کا توں سنبھالنا چاہا تو ۲۴ گھنٹے سنبھالا۔ اگر فریج میں رکھ دیں تو ہفتہ دس دن خراب نہ ہو۔ اگر فریزر کے اندر رکھیں تو مہینہ خراب نہ ہو۔ کولڈ سٹور میں رکھ دیں تو چھ ماہ تک خراب نہ ہو۔ انسان ۲۴ گھنٹے، ہفتہ، مہینہ، چھ ماہ تک کسی چیز کو سنبھال سکتا ہے تو اس رب کی قدرت دیکھ کہ صدیاں گذرنے کے باوجود جس حالت میں عیسیٰ علیہ السلام گئے تھے۔ اسی حالت کے اندر واپس نزول فرمائیں گے۔ ''ان اللہ علی کل شیٔ قدیر'' اس رب کی شان ہے۔ پھر تو کیوں حیران وپریشان وسرگردان۔ اس میں تیرا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سبحان ہے۔ جو نہ مانے وہ پکا شیطان ہے۔ کیونکہ اس بات کی گواہی دینے والا رب کا قرآن ہے اور نبی آخرالزمان کا فرمان ہے۔ کامیاب وہی انسان ہے جس کا ان دونوں پر ایمان ہے۔ آپ کا فرمان وبیان ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اس وقت حضرت مہدی علیہ الرضوان جامع دمشق کے اندر ہوں گے۔ اذان ہوچکی ہوگی۔ اقامت کہی جاچکی ہوگی۔ صفیں بن چکی ہوں گی۔ حضرت مہدی مصلےٰ پہ ہوں گے۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھا چکے ہوں گے۔ اللہ اکبر، کہا نہیں ہوگا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جامع دمشق کے مینار کے قریب نازل ہوں گے۔ دو زرد چادروں میں ملبوس ہوں گے۔ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لو۔ ایک مسجد کے اندر ہے۔ ایک مینار پہ ہے۔ ایک کا نام مہدی علیہ الرضوان اور دوسرے کا نام مسیح علیہ السلام ہے۔ ایک کا نام عیسیٰ اور ایک کا نام محمد ہے۔ یہ آدمی ایک نہیں، بلکہ دو ہیں۔ سیدنا مہدی علیہ الرضوان مصلیٰ چھوڑ دیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے ''تقدم وصل لنا'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''تکرمۃ لہٰذا الامۃ امامکم منکم'' مہدی آپ نماز پڑھائیں تاکہ دنیا دیکھ لے۔ میں محمد عربی ﷺ کی شریعت پر عمل کرنے آیا ہوں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آنے والے کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہوگا۔ مرزے کا نام غلام احمد ہے۔ حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا ہوئے۔ مرزے کا چھ فٹ کا باپ تھا۔ غلام مرتضیٰ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام مریم، مرزے کی ماں کا نام چراغ بی بی۔ عرف گھسیٹی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے۔ مرزا قادیانی ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام غسل کر کے نہا دھو کے آئیں گے۔ مرزا خون میں لت پت ہو کے آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو زرد چادریں پہن کر آئیں گے۔ مرزا قادیانی الف ننگا آیا۔ مرزا قادیانی اپنی پیدائش کی کیفیت تحریر کرتا ہے۔ ماں کے پیٹ سے پہلے میری بہن نکلی، پھر میں نکلا۔ میرا سر اس کے پاؤں میں تھا۔ مرزائیو! شرم کرو۔

غیروں سے کہا غیروں سے سنا
کاش کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا
نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

ختم نبوت، حیات ونزول مسیح علیہ السلام، ظہور مہدیؓ، خروج دجال اور علامات قیامت پر چالیس احادیث بمعہ خطبہ جمعہ!

مولانا غلام رسول دین پوری

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ...... اما بعد!

علم نافع وہی علم ہے جس کا منبع ومنشاء قرآن حکیم کی آیات مبارکہ اور امام الانبیاء قائد المرسلین، حضور خاتم النبیین ﷺ کی احادیث طیبہ ہو۔ یہ دونوں الہٰ شرعیہ میں سب سے مقدم بھی ہیں اور سب سے محکم بھی۔ آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ قرآن پاک کی تشریح وتبیین ہیں۔ قرآن پاک میں عقیدۂ ختم نبوت اور مسئلہ حیات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا بیان ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی توضیح وتشریح موجود ہے اور ایسی کہ ان پڑھ بھی سمجھ سکے۔ اس لئے بجائے عقل کی پیروی کے قرآن وحدیث کی اتباع لازمی ہے اور جہاں قرآن پاک پڑھنے پڑھانے، سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے کے فضائل آنحضرت ﷺ نے سنائے۔ وہاں احادیث مبارکہ پڑھنے پڑھانے اور یاد کر کے آگے پہنچانے کے بھی فضائل ارشاد فرمائے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

’’نضر اللّٰہ عبد اسمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا (مشکوٰۃ ص۳۰)‘‘ ﴿خدا تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے۔ (یعنی اس کی قدر ومنزلت بہت کافی ہو اور اسے دین ودنیا کی مسرت نصیب ہو) جس نے میری کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور جیسا سنا ہو بہو آگے لوگوں تک پہنچا دیا۔﴾

دیکھئے! یہ تو ایک بات سننے، یاد کر کے آگے پہنچانے کی بشارت ہے اور جو آپ ﷺ کی جمیع باتیں یا اکثر باتیں یاد کر کے آگے پہنچائے گا اس کا کیا مقام وکیا ٹھکانا ہوگا۔ یہ تو اللہ ہی جانتے ہیں اور چالیس کے عدد کو تو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے دوسری حدیث میں فرمایا:

’’من حفظ علیٰ امتی اربعین حدیثاً فی امر دینہا بعثہ اللّٰہ فقیہاً وکنت لہ یوم القیامۃ شافعاً وشہیدًا (مشکوٰۃ ص۳۶)‘‘ ﴿کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے امر دین کی چالیس حدیثیں یاد کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور (اس کی اطاعت پر) گواہ بنوں گا۔﴾

اربعین یعنی چالیس احادیث یاد کرنے اور یاد کرانے کا امت مسلمہ میں ہمیشہ ذوق رہا ہے۔ بیسیوں موضاعت پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب ہوئے۔ ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کے مرکزی دفتر ملتان میں ہر سال علماء کرام کے لئے سہ ماہی تربیتی کلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ جہاں شریک علماء کرام کو دیگر نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ وہاں ختم نبوت، حیات ونزول مسیح علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان کی آمد پر دجال کے خروج اور علامات قیامت

پر چالیس احادیث یاد کرائی جاتی ہیں۔ ذخیرہ احادیث سے ان موضوعات پر خود تلاش کر کے چالیس احادیث کا انتخاب اور انہیں یاد کرنے پر عمل تو ہوتا رہا۔ لیکن اس پر کوئی مجموعہ مرتب نہ کیا گیا۔

گذشتہ سال سے ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' نے ہر ماہ کا ایک جمعہ ''عقیدۂ ختم نبوت'' کے لئے وقف کرنے کے لئے علماء کرام وخطباء حضرات کو متوجہ کرنا شروع کیا تو ملک بھر سے تقاضہ ہوا کہ ہمیں اس عنوان پر بیان کے لئے مرتب شدہ کوئی رسالہ یا کتاب بھی ملنی چاہئے۔ یہ مجموعہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس کے آخر میں ''خطبہ جمعہ'' ملاحظہ فرمائیں گے۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری جو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں صدرالمدرسین ہیں۔ انہوں نے یہ مجموعہ اور خطبہ تیار کیا ہے۔ حق تعالیٰ اسے نافع خلائق فرمائیں۔ ملک بھر کے خطباء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ خطبہ جمعہ کے لئے ان احادیث مبارکہ سے استفادہ فرمائیں۔ اس سے جہاں قادیانی فتنہ پر کاری ضرب پڑے گی وہاں عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے باعث شفاعت کبریٰ و دیدار نبوی ﷺ کے بھی حق دار ٹھہریں گے۔

فقیر: اللہ وسایا!

ختم نبوت، انبیاء علیہم السلام میں صرف آپ ؐ کی خصوصیت ہے

حدیث نمبر۱…… ''عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطھوراً ۰ وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (مسلم ج۱ ص۱۹۹، مشکوٰۃ ص۵۱۲)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے مختصر کلمات (معانی کثیرہ کے حامل) دیئے گئے ہیں۔ (۲) رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑ کر ان کو مغلوب کر دیتا ہے)۔ (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ (۴) میرے لئے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ اور اس کی مٹی پاک کرنے والی بنادی گئی۔ (۵) تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (۶) انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ میری ذات پر ختم کر دیا گیا ہے۔﴾

فائدہ…… آنحضرت ﷺ کی چند خصوصیات اس حدیث پاک میں شمار کی گئی ہیں۔ یہ خصوصیات صرف چھ تک محدود نہیں بلکہ بہت سی ہیں۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اس موضوع پر ''خصائص الکبریٰ'' کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں کتاب لکھی ہے۔ تفصیل وہاں ملاحظہ ہو۔ یہاں خصوصیت نمبر۵، ۶ قابل غور ہیں۔ خصوصیت نمبر۵ کا مطلب محدثین حضرات نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت آپ ؐ کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک کے لئے ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ''خاتم النبیین'' آپ ؐ کی ایک خصوصیت ہے جو دیگر انبیاء علیہم السلام کے بالمقابل آپ کو مرحمت ہوئی۔ صرف تعریفی لقب نہیں جس کا اطلاق مجازاً دوسروں پر بھی ہو سکے۔ بلکہ بحیثیت عقیدہ ایک عقیدہ ہے اور نہ خاتم المحدثین، خاتم المفسرین، خاتم الشعراء کی طرح ایک محاورہ ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہے

حدیث نمبر۲...... ''عن ثوبانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ابوداؤد ج۲ ص۱۲۷، ترمذی ج۲ ص۴۵)'' ﴿حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آئندہ میری امت میں تیس سخت جھوٹے پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک (اپنے متعلق) یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔﴾

فائدہ...... دیکھئے! یہ حدیث متواتر ہے۔ دس سے زائد صحابہؓ اس کے راوی ہیں۔ اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے ہر قسم کی نبوت کی نفی فرما کر ہر مدعی نبوت کو کذاب ودجال فرمایا ہے۔ اس پیش گوئی کا ظہور آپ ﷺ کے عہد مبارک سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اسود عنسی اور مسیلمۃ الکذاب آپؐ کے زمانہ ہی میں ظاہر ہوئے۔ آپؐ کے ارشاد کے مطابق صحابہؓ نے انہیں کاذب بلکہ کذاب ودجال سمجھا اور جو برتاؤ دجالین کے ساتھ ہونا چاہئے تھا۔ وہی ان کے ساتھ کیا۔ اسی طرح بعد کے امتیوں نے بھی کسی ایسے مدعی نبوت کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ کیا اس قسم کے صاف ارشادات نبویہ کے بعد بھی مسئلہ ختم نبوت کے کسی پہلو میں خفاء باقی ہے اور کیا امت مرزائیہ کے لئے وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے خیالات باطلہ ومزعومات فاسدہ سے تائب ہوں؟

امت کا انتظام اور ان کے دینی تحریفات کی اصلاح کرنا بھی نبوت نہیں

حدیث نمبر۳...... ''عن ابی هریرةؓ یحدث عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری ج۱ ص۴۹۱، مسلم ج۲ ص۱۲۶)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل کی قیادت وسیاست خود ان کے انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ جب کسی ایک نبی کی وفات ہوجاتی تو دوسرا نبی اس کی جگہ آجاتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔﴾

فائدہ...... حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ: ''بنی اسرائیل میں جب کوئی فساد رونما ہوتا تو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ان میں بھیج دیتا جو ان کی اصلاح کرتا اور شریعت تورات میں ان کی تحریفات کو دور کر دیتا۔'' امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں یہ خدمات خلفاء کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ اس سے امت محمدیہ کے کمالات وعظمت کا اندازہ کرنا چاہئے کہ جن خدمات کے لئے پہلے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے تھے۔ اب ان خدمات کو اس امت کے علماء وخلفاء انجام دیا کریں گے۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ انبیاء بنی اسرائیل شریعت مستقلہ لے کر نہ آتے تھے۔ بلکہ شریعت موسویہ کے اتباع میں تبلیغ احکام کرتے اور لوگوں کو صحیح احکام تورات کا پابند بناتے تھے۔ اس قسم کے انبیاء کو مرزا قادیانی نے غیر تشریعی نبی کہا ہے۔ تو حدیث مذکور کا حاصل صاف طور پر یہ ہوا کہ اب اس امت محمدیہ میں غیر

تشریعی (یعنی شریعت سابقہ کے متبع) انبیاء علیہم السلام بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ بالفاظ دیگر ظلی بروزی نبی بھی پیدا نہیں ہوں گے۔

ختم نبوت کو حسی چیز کی مثال سے واضح کرنا

حدیث نمبر۴…… ’’عن ابی هريرةؓ ان رسول اللهﷺ قال ان مثلی ومثل الانبياء من قبلی كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين (بخاری ج ۱ ص ۵۰۱، مسلم ج ۲ ص ۲۴۸)‘‘ ﴿حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ اور آراستہ وپیراستہ بنایا۔ مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آآ کر اس کے اردگرد گھومنے لگے اور عش عش کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) آپ نے فرمایا میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔﴾

فائدہ…… ذرا اس حدیث مبارک کے مضمون پر غور فرمائیں کس طرح آپﷺ نے بلیغ مثال سے مسئلہ ختم نبوت سمجھایا اور اوہام باطلہ کا استیصال فرمایا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالیشان محل کی طرح ہے۔ جس کے ارکان حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آنحضرتﷺ کے اس عالم میں تشریف لانے سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس میں ایک اینٹ کے سوا اور کسی قسم کی گنجائش تعمیر میں باقی نہیں تھی۔ جسے آپ نے پورا فرما کر قصر نبوت کی تکمیل فرمادی۔ اب اس میں نہ نبوت تشریعیہ کی اینٹ کی گنجائش ہے اور نہ غیر تشریعیہ (ظلیہ وبروزیہ) کی۔

آنحضرتﷺ کے بعد غیر تشریعی نبی بھی نہیں

حدیث نمبر۵…… ’’عن سعد بن ابی وقاصؓ قال قال رسول اللهﷺ لعلیؓ انت منی بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لا نبی بعدی (بخاری ج۲ ص۶۳۳، مسلم ج۲ ص۲۷۸)‘‘ ﴿حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون (علیہ السلام) کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی۔ مگر (اتنا فرق ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (اسی لئے تم بھی نبی نہیں ہو)۔﴾

فائدہ…… آنحضرتﷺ نے جب غزوۂ تبوک میں جانے کا ارادہ فرمایا تو چاہا کہ حضرت علیؓ کو مکان پر چھوڑ جاؤں تو حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ اگر آپ مجھے چھوڑ جائیں گے تو لوگ کیا کہیں گے کہ جہاد چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے وقت حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے پیچھے قوم کی نگرانی کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ اسی طرح میں بھی اپنی غیبت میں تمہارا انتخاب کرتا ہوں۔ مگر اتنا فرق ضرور ہے کہ وہ

نبی تھے تم نبی نہیں ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت (حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت نبوت کی طرح) خلافت نبوت نہیں تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کو نبوت ملتی تو آپ کے اتباع ہی کی بدولت ملتی۔ مگر آنحضرت ﷺ نے تو اس احتمال کی کلی طور پر نفی فرمادی۔ رحمت عالم ﷺ کے بعد سیدنا علی المرتضیٰؓ نبی نہیں بن سکتے تو قادیان کا دہقان غلام احمد قادیانی کیسے نبی بن سکتا ہے۔

نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی نبوت شریعت مستقلہ کے ساتھ نہیں تھی بلکہ شریعت موسویہ کے تابع اور احکام تورات کی تبلیغ کے لئے تھی۔ حضور علیہ السلام کے بعد اب غیر تشریعی بھی کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی غیر تشریعی نبوت کو جاری قرار دے کر اپنی خودساختہ نبوت کی بنیاد اس پر رکھنا چاہتا ہے کہ وہ بھی از روئے اس حدیث کے ختم اور منقطع ہوچکی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے

حدیث نمبر۶...... ’’عن عقبة بن عامرؓ قال قال رسول الله ﷺ لوكان بعدى نبى لكان عمر بن الخطابؓ (ترمذی ج۲ ص۲۰۹، کنزالعمال ج۱۱ ص۵۷۸)‘‘ ﴿حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطابؓ ہوتے۔﴾

فائدہ...... اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی فطرت کو نبوت سے بہت زیادہ مناسبت تھی اور بلسان نبوی آپؓ میں کمالات نبوت، استعداد وصلاحیت نبوت موجود تھی۔ مگر بایں ہمہ انہیں عہدۂ نبوت نہیں دیا گیا۔ کیونکہ سلسلۂ نبوت ختم کردیا گیا ہے۔ نیز حدیث پاک میں ’’لوکان‘‘ ہے جو عربی زبان میں اسی غرض کے لئے آتا ہے کہ شرط موجود نہ ہونے کی وجہ سے مشروط بھی موجود نہیں کہ جب سلسلۂ نبوت منقطع ہے تو عہدۂ نبوت کسی کو نہیں ملے گا۔ سیدنا عمرؓ میں بالقوۃ نبی بننے کے اوصاف موجود ہیں۔ مگر بالفعل اس لئے نبی نہیں بن سکتے کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد اگر سیدنا عمرؓ نبی نہیں ہوسکتے تو دجال قادیانی کیسے نبی ہوسکتا ہے۔

حضرت آدمؑ سے جبرائیلؑ کا ارشاد کہ حضرت محمدؐ آپ کی اولاد انبیاء میں آخری بیٹے ہیں

حدیث نمبر۷...... ’’عن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ لما نزل ادم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادى بالاذان الله اكبر الله اكبر مرتين اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان محمدا رسول الله مرتين قال أدم من محمد؟ قال آخر ولدك من الانبياء (کنزالعمال ج۱۱ ص۴۵۵)‘‘ ﴿حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آدم علیہ السلام جب ہندوستان میں نازل ہوئے تو (بوجہ تنہائی) ان کو وحشت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور اذان پڑھی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ، اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہدان محمد ارسول اللہ دو مرتبہ آدم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا محمد ﷺ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے آپ کے سب سے آخری بیٹے ہیں۔﴾

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

فائدہ...... اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ اذان ابتداء عالم میں بھی ہوئی ہے۔ دوسری یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اذان میں جب حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی سنا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا حضرات انبیاء علیہم السلام میں آپ کے سب سے آخری بیٹے ہیں۔ گویا حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں آتے ہی سب سے پہلے ایک بہت بڑی حقیقت سے آگاہ اور مطلع کیا گیا اور وہ حقیقت آپ ﷺ کی ختم نبوت ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان ختم نبوت

حدیث نمبر۸...... ”عن ابی امامةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ فی خطبته یوم حجة الوداع ایها الناس انه لا نبی بعدی ولا امة بعدکم الا فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شهرکم وادوا زکوٰة اموالکم طیبة بها انفسکم واطیعوا ولاة امورکم تدخلوا جنة ربکم (کنزالعمال ج۵ ص۲۹۶)“ ﴿حضرت ابوامامہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! نہ تو میرے بعد اب کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسری امت، خبردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو اور اپنے امور میں اپنے خلفاء وحکام کی اطاعت کرتے رہو تو (اس کے صلہ میں) تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔﴾

فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں ہوسکتا۔ نہ تشریعی، نہ غیرتشریعی، اور نہ مرزا قادیانی ملعون کا ایجاد کردہ بروزی، ظلی، لغوی، جزوی وغیرہ۔ کیونکہ اگر کوئی نبی بعد میں آنے والا ہوتا تو ضروری تھا کہ نبی کریم ﷺ اس کی اطاعت امت کے لئے اولوالامر کی اطاعت سے زیادہ ضروری قرار دیتے اور اس کی تاکید کو مقدم فرماتے۔ جب کہ حدیث مذکور میں صرف اولوالامر کی اطاعت کے حکم پر اکتفا فرمایا ہے۔

رسالت اور نبوت اب دونوں منقطع ہیں

حدیث نمبر۹...... ”عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان النبوة والرسالة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (کنزالعمال ج۱۵ ص۳۶۷، ترمذی ج۲ ص۵۲)“ ﴿حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ نبوت اور رسالت منقطع ہوچکی ہے۔ سو میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی۔﴾

فائدہ...... اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے لفظ رسول اور نبی کو علیحدہ علیحدہ بیان کر کے یہ بتلا دیا ہے کہ اب نہ کوئی تشریعی نبی آئے گا نہ غیر تشریعی۔ یاد رہے! رسول صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا ہے۔ جب کہ نبی عام ہے۔ صاحب شریعت جدیدہ ہو یا سابقہ شریعت کا متبع۔ اب دیکھئے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نبوت ورسالت منقطع ہوئی۔ میرے بعد نبی ورسول کوئی نہیں بن سکتا۔ مگر مرزا قادیانی کا ڈھیٹ پن اور کفر ملاحظہ ہو کہ وہ کہتا ہے کہ:

’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔‘‘ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷، از مرزا قادیانی) تو مرزا ملعون کا دعویٰ نبوت صراحۃً اس حدیث رسول اللہ کی مخالفت وعناد کی واضح دلیل ہے۔ (معاذ اللہ)

آنحضرت ﷺ کی بعثت علامات قیامت میں سے ہے

حدیث نمبر۱۰...... ’’عن انسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ بعثت انا والساعة کھاتین (بخاری ج۲ ص۹۶۳، مسلم ج۲ ص۴۰۶)‘‘ ﴿حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں اور قیامت دونوں اس طرح (شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر فرمایا) بھیجے گئے ہیں۔ (جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں)۔﴾

فائدہ...... محدثین حضرات اس پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی جدید نبی پیدا نہ ہوگا۔ قیامت کے آپؐ کے ساتھ ملی ہوئی آنے سے یہی مراد ہے۔ ایک روایت میں ابوذمل کا طویل خواب اور اس کی تعبیر مذکور ہے۔ منجملہ بہت سے واقعات کے یہ بھی دیکھا کہ ایک ناقہ (اونٹنی) ہے جسے آنحضرت ﷺ چلا رہے ہیں تو آپ ﷺ نے اس کی تعبیر میں ارشاد فرمایا۔ ’’اما الناقة التی رأیتها ورأیتنی ابعثها فهی الساعة علینا تقوم لا نبی بعدی ولا امة بعد امتی‘‘ ﴿وہ ناقہ جس کو تم نے دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس کو چلا رہا ہوں وہ قیامت ہے۔ جو ہم پر قائم ہوگی۔ نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔﴾

نیز علامہ سندھیؒ نے نسائی شریف کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ: ’’تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے۔ یعنی جس طرح ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔‘‘ (نسائی شریف ج۱ ص۲۳۴)

حاصل یہ ہے کہ حدیث مذکور سے بوضاحت معلوم ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ اور قیامت کے ملے ہوئے آنے کا یہی معنی ہے کہ آپؐ کے اور قیامت کے درمیان نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی دوسری امت۔

آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارکہ

حدیث نمبر۱۱...... ’’عن جبیر بن مطعمؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علیٰ قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (ترمذی ج۲ ص۱۱۱، باب اسماء النبی ﷺ)‘‘ ﴿حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمدؐ ہوں، محمد احمدؐ ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں جس کے بعد ہی قیامت میں اور لوگوں کا حشر ہوگا، اور میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

فائدہ...... حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ہر نام آپ کی کسی نہ کسی صفت کا جلوہ گاہ ہے۔ صرف ایک نام نہیں جس سے مقصد کسی ذات کا تعارف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے اسماء بہت ہیں اور عرب

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

میں اسماء، کنیتوں اور القاب کے تعدد کا کچھ دستور بھی تھا۔ مگر یاد رہے کہ یہ سب نام حقائق واسرار کا ایک مجموعہ ہیں۔ اگر محبت کی نظر سے دیکھیں گے تو آپ ﷺ کے کمالات چھنتے نظر آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اسماء کی حقیقت آپ ﷺ نے اسی حدیث میں بیان فرمادی ہے۔ مثلاً میں ماحی ہوں، ماحی کا معنی مٹانے والا، چونکہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادیں گے۔ اس لئے میرا نام ماحی ہے اور میں حاشر ہوں، حاشر کا معنی جمع کرنے والا، چونکہ میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوجائے گا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ ہوگا۔ اس لئے میں حاشر ہوں، یہی حاصل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے کلام کا جوانہوں نے (فتح الباری ج۶ ص۴۰۶) میں کیا ہے اور فرمایا میں عاقب ہوں، عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔ چونکہ میرے بعد بھی کوئی نبی نہیں۔ اس لئے میرا نام عاقب ہے۔ اسی طرح دوسرے اسماء مبارکہ کو سمجھنا چاہئے کہ ہر اسم مبارک پر از اسرار وحقیقت ہے۔ خلاصہ یہ کہ حدیث مذکور بھی ہر قسم کی نبوت کے انقطاع کی خبر دے رہی ہے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کو واضح طور پر بیان کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

بار خاطر ہو تو قرآن وحدیث کا ارشاد برا
دل کو بھا جائے تو مرزا کی خرافات اچھی

آنحضرت ﷺ نبوت سے اس وقت سرفراز ہوچکے تھے جبکہ آدمؑ میں نفخ روح بھی نہ ہوا تھا

حدیث نمبر۱۲...... ’’عن ابی ہریرۃؓ قال قالوا یا رسول اللہ متیٰ وجبت لك النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد (ترمذی ج۲ ص۲۰۲)‘‘ ﴿حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کو نبوت کب دی گئی؟ آپ نے فرمایا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی روح وجسم کے درمیان تھے۔ (یعنی ان میں روح نہیں پھونکی گئی تھی)۔﴾

فائدہ...... اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

۱...... آپ ﷺ کا عالم ارواح میں نبوت سے حقیقتاً سرفراز ہونا۔ جس کی صراحت قرآن پاک کی اس آیت میں بھی ہے جس سے انبیاء علیہم السلام سے عہد ومیثاق لینے کا تذکرہ ہے۔

۲...... جس طرح صفت وجود میں آپ ﷺ کی ذات سب سے مقدم تھی۔ اسی طرح صفت نبوت میں بھی آپ ﷺ کا سب سے مقدم ہونا۔

۳...... قدرت کی طرف سے کمال کے افاضہ کی دوصورتیں ہوتی ہیں۔ (۱) کبھی وہ عالم وجود میں آنے کے بعد کمال کا افاضہ کرتی ہے۔ (۲) اور کبھی وجود سے پہلے عالم ارواح ہی میں اس کمال سے نواز دیتی ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کمال کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو یکساں ہوتا ہے۔ البتہ مخلوق کو پہلی صورت کا علم اس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جب کہ وہ کمال اس کے مشاہدہ میں آجائے اور دوسرے کمال کے علم کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ کوئی مخبر صادق (ﷺ) اس کی خبر دے۔ یہاں آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے ہمیں اس بات کا علم ہوگیا کہ کمال نبوت آپ کو اس وقت حاصل ہوچکا تھا۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام انسانی صورت پر استوار بھی نہ ہونے

پائے تھے اور اسی وقت انبیاء علیہم السلام سے آپ کے لئے ایمان ونصرت کا عہد بھی لے لیا گیا تھا۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ کی رسالت عامہ ان کو بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے سب سے پہلے نبی آپ ہوئے۔ مگر چونکہ جسد عنصری کے لحاظ سے آپ ﷺ کا ظہور انبیاء میں سے سب سے آخر میں ہوا ہے۔ اس لئے آپ ﷺ آخرالانبیاء بھی کہلائے۔ لیکن اس معنی سے نہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت سب سے آخر میں ملی ہے۔ بلکہ اس معنی سے کہ آپ ﷺ کا ظہور سب کے آخر میں ہوا ہے۔ ورنہ منصب نبوت کے لحاظ سے آپ ﷺ کی ولادت سے قبل اور ولادت کے بعد چالیس سال کی عمر سے پہلے اور اس کے بعد کے زمانہ میں کوئی فرق نہیں۔

حاصل یہ کہ یہ حدیث بھی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کو واضح کر رہی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی مسجد انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں آخری مسجد ہے

حدیث نمبر۱۳...... ’’عن عائشةؓ قالت قال رسول اللہ ﷺ انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنزالعمال ج۱۲ ص۲۷۰)‘‘ ﴿حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء علیہ السلام کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔﴾

فائدہ...... اس حدیث سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پہلے انبیاء علیہم السلام کے ناموں سے دنیا میں مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ اب آئندہ چونکہ کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔ اس لئے کوئی نئی مسجد بھی کسی رسول کے نام سے تعمیر نہ ہوگی۔ بلکہ یہ مسجد نبوی ہی انبیاء علیہم السلام کی مسجدوں میں آخری مسجد رہے گی۔ الحمدللہ! آج بھی مسجد نبوی پورے عالم کو واضح طور پر مسئلہ ختم نبوت سمجھا رہی ہے۔ زہے مقدر......!

آنحضرت ﷺ قائد المرسلین اور خاتم النبیین ہیں

حدیث نمبر۱۴...... ’’عن جابر بن عبداللہ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا اوّل شافع ومشفع ولا فخر (مشکوٰۃ ص۵۱٤)‘‘ ﴿حضرت جابر بن عبداللہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) میں تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں قیامت کے روز سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔﴾

فائدہ...... اس حدیث میں جہاں آپ ﷺ نے اپنے القاب وخصوصیات ارشاد فرمائی ہیں وہاں اپنی تواضع وانکساری کا اظہار بھی فرمایا ہے۔ اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے ’’خصائص الکبریٰ‘‘ میں نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث پاک میں قابل غور دوسرا لقب ہے کہ آپ نے ’’خاتم النبیین‘‘ فرمایا ’’خاتم المرسلین‘‘ نہیں۔ اس لئے کہ ’’خاتم النبیین‘‘ میں خاتمیت کی نسبت اتم ہے کہ نبی کی جتنی قسمیں (تشریعی، غیر تشریعی) ہوسکتی ہیں وہ سب مجھ

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.EMAKTABA.INFO

پر ختم ہیں۔ جب نبوت ختم ہے تو رسالت بدرجۂ اولیٰ ختم ہے۔ لہٰذا یہ حدیث بھی واضح طور پر ختم نبوت کی دلیل ہے۔

مہر نبوت خود آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل تھی

حدیث نمبر۱۵...... ''عن علیؓ قال بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین (شمائل ترمذی ص۳ باب خاتم النبوة)'' ﴿حضرت علیؓ روایت فرماتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ کیونکہ آپ (ﷺ) خاتم النبیین ہیں۔﴾

فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی معنوی خصوصیت کو حسی شکل میں بھی ظاہر کر دیا گیا تھا۔ کتب سابقہ میں بھی مہر نبوت آپ ﷺ کی علامت بتلائی گئی تھی۔ اسی لئے بعض طالبین حق نے منجملہ اور علامات کے آپ ﷺ کی مہر نبوت کو بھی تلاش کیا۔ جیسے حضرت سلمان فارسیؓ وغیرہ اور اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خاتم النبیین ہونا آپ ﷺ کا شاعرانہ لقب نہ تھا بلکہ مہر نبوت اور آخری نبی ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا جاتا تھا اور کہا جاتا ہے۔

مسئلہ حیات ونزول مسیح ابن مریم علیہ السلام

حدیث نمبر۱۶...... ''عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتیٰ لا یقبله احد حتیٰ تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة واقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیداً (بخاری ج۱ ص۴۹۰، مسلم ج۱ ص۸۷)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب تم میں ابن مریم حاکم عادل ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر (سور) کو قتل کریں گے۔ جنگ کا خاتمہ کریں گے۔ مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگوں کی نظر میں ایک سجدہ کی قدر وقیمت دنیا ومافیہا سے زیادہ ہوگی۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ فرمانے لگے اگر تم چاہو تو بطور تائید کے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ لو۔ ''وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا'' اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔﴾

فائدہ...... اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول عام عادت کے خلاف ہے۔ تبھی تو آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کھا کر بیان فرمایا ہے۔ (۲) کسی انسان کی ولادت مراد نہیں۔ کیونکہ ولادت میں کوئی ایسی جدید بات نہیں جس پر قسم کھانے کی ضرورت ہو۔ (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ کے حاکم بن کر نازل ہوں گے اور اس امت کے حاکم عادل ہوں گے۔ معلوم ہوا شریعت محمدیہ باقی

ہے۔منسوخ نہیں ہوئی۔(۴)حکم وہی ہوسکتا ہے جو فریقین کے نزدیک مسلم ہو۔اس لئے ماننا پڑے گا کہ نازل ہونے والے وہی اسرائیلی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔کیونکہ ان ہی کی شخصیت اہل کتاب اور امت محمدیہ کے نزدیک مسلم ہوسکتی ہے۔اگر اس پیش گوئی کا مصداق کوئی دوسرا شخص (مرزا قادیانی) ہو جو اسی امت میں پیدا ہوا وہ حکم نہیں ہوسکتا۔کیونکہ اہل کتاب و امت محمدیہ دونوں کے نزدیک وہ مسلم نہیں۔(۵)شعائر نصرانیت میں سب سے بڑا شعار صلیب کو نیست و نابود (یعنی صلیب پرستی کو ختم) کردیں گے اور خنزیر کو قتل کر کے نصاریٰ کی تردید کردیں گے جو خنزیر کو حلال سمجھ کر کھاتے ہیں اور اس سے غایت درجہ محبت رکھتے ہیں۔(۶)جملہ ادیان مٹ کر دین واحد بن جائے گا۔اہل کتاب و اہل قرآن کا باہمی اختلاف ختم ہوجائے گا۔جہاد کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔(۷)اخروی برکات کے ساتھ ساتھ دنیوی برکات کا بھی ظہور ہوگا۔(۸)آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابھی موت نہیں آئی۔بلکہ آئندہ زمانہ میں آنے والی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ موت دنیا میں نازل ہونے کے بعد ہی آئے گی۔اس لئے کہ سورۂ طٰہٰ میں ارشاد خداوندی ہے۔''منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى'' ﴿کہ ہم نے تم سب کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو (موت کے بعد) لوٹائیں گے اور حشر کے وقت اسی سے پھر دوبارہ ہم تم کو نکال لیں گے۔﴾

اس سے اندازہ کر لینا چاہئے کہ جو پیش گوئی حدیثوں میں قسم کے ساتھ اور قرآن پاک میں بھی موجود ہو وہ جزم و یقین کے کس درجہ میں ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے زمین کے کسی خطہ میں پیدا نہیں ہوں گے

حدیث نمبر۱۷...... ''عن ابى هريرةؓ ان رسول اللهﷺ قال كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم (بخارى ج۱ ص۴۹۰، مسلم ج۱ ص۸۷)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا۔تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا۔(یعنی خوشی سے) جب کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام خود تم (امت محمدیہ) ہی میں سے ہوگا۔﴾

فائدہ...... امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب ''الاسماء والصفات'' میں اس روایت کے الفاظ یوں نقل فرمائے ہیں۔''اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم وامامكم منكم'' ﴿جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم سے ہوگا۔﴾ حدیث مذکور میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔زمین پر کسی شخص کا پیدا ہونا مذکور نہیں۔نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ''ينزل فيكم'' اور امام مہدی علیہ الرضوان کے لئے ''امامكم منكم'' کی صراحت سے ثابت ہوا کہ مسیح و مہدی (علیہما السلام) دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔شخص واحد مراد نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حق تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے

حدیث نمبر۱۸...... ''عن عمران بن حصينؓ ان رسول اللهﷺ قال لا تزال طائفة من

امتی علی الحق ظاھرین علیٰ من ناواھم حتیٰ یأتی امر اللہ تبارک وتعالیٰ وینزل عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (مسند احمد ج٤ ص٤٢٩)'' ﴿حضرت عمران بن حصینؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی۔ جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں۔﴾

فائدہ...... چونکہ قیامت سے قبل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی طرح ایک یقینی مسئلہ ہے۔ اس لئے جب اور جہاں کہیں بھی قیامت کا تذکرہ آتا ہے اور وہاں کلام میں ذرا کوئی مناسبت نکل آتی ہے تو دیگر مسلمات کی طرح فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا تذکرہ بھی آجاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور ان کے زمانہ میں امن وفراوانی رزق

حدیث نمبر۱۹...... ''عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ قال الانبیاء اخوۃ لعلات دینھم واحد وامھاتھم شتی وانا اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع الیٰ الحمرۃ والبیاض سبط کأن رأسہ یقطر وان لم یصبہ بلل بین ممصرتین فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویعطل الملل حتیٰ یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا غیر الاسلام ویھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال الکذاب وتقع الامنۃ فی الارض حتیٰ ترتع الابل مع الاسد جمیعا والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان والغلمان بالحیات لا یضر بعضھم بعضاً فیمکث ماشاء اللہ ان یمکث ثم یتوفیٰ فیصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ (مسند احمد ج٢ ص٤٣٧، تفسیر ابن جریر ج٦ ص٢٢)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب انبیاء علیہم السلام باپ شریک بھائیوں کی طرح ہیں کہ ان سب کا دین ایک اور مائیں (شریعتیں) جدا جدا ہیں اور میں عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ وہ نازل ہوں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو فوراً پہچان لینا۔ (ان کی پہچان یہ ہے) وہ درمیانہ قدوقامت کے ہوں گے۔ رنگ سرخ وسفید ہوگا۔ بال سیدھے اور ایسے (صاف اور چمکدار) ہوں گے کہ وہ اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی یوں معلوم ہوگا۔ جیسے ابھی ان سے پانی ٹپک رہا ہو۔ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ (وہ اتر کر) صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے۔ تمام ملتوں کو معطل کر دیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان ومذاہب کا خاتمہ کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں کذاب مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا اور زمین پر امن وامان کا دور دورہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ ایک جگہ چرا کریں گے۔ بچے اور لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا دنیا میں رہیں گے۔ پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں دفن کر دیں گے۔﴾

فائدہ...... دیکھئے! اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے کس طرح سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا تعارف کرایا ہے۔ آپ کی طہارت و پاکیزگی اور حلیہ مبارک بتایا ہے اور صرف ماضی کے سوانح کے بیان پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کے مستقبل کے ایسے کارنامے اور ایسی روشن برکات کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جن کے بعد کسی مجنون و دیوانے کے لئے ان کی شناخت میں کوئی ادنیٰ سا تردد و اشتباہ باقی نہیں رہتا۔ آیئے! آپ کے اس واضح فرمان پر ایمان لایئے اور اپنے خیالات کی پیروی چھوڑ دیجئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی

حدیث نمبر۲۰...... ''عن الحسن البصریؒ مرسلاً یرفعه الیٰ رسول الله ﷺ قال قال رسول الله ﷺ للیهود ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۶، ابن جریر ج ۳ ص ۲۸۹)'' ﴿حضرت حسن بصریؒ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو (ابھی) موت نہیں آئی۔ وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف واپس آئیں گے۔﴾

فائدہ...... یہود اور نصاریٰ دونوں کا تصور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جدا جدا ہے۔ حضور ﷺ نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ خطاب فرمایا ہے۔ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ تصور کرتے ہیں۔ (یہی نظریہ قادیانیوں کا بھی ہے) اس لئے آپ ﷺ نے اس فرمان میں ان کی موت کی نفی فرما کر ان کی دوبارہ تشریف آوری پر زور دیا ہے اور لفظ ''رجوع'' استعمال فرمایا ہے۔

نصاریٰ انہیں خدا مانتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک ان پر موت نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ نے انہیں سمجھایا کہ خدا وہ ہے جس کو کبھی فنا نہ ہو اور عیسیٰ علیہ السلام کو بعد از نزول موت آنی ہے تو وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سلام کی وصیت

حدیث نمبر۲۱...... ''عن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ من ادرک منکم عیسیٰ ابن مریم فلیقرئه منی السلام (درمنثور ج ۲ ص ۲۴۵)'' ﴿حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جس شخص کی بھی عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات ہو وہ ان کو میری جانب سے سلام پہنچا دے۔﴾

فائدہ...... اس حدیث مبارک سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ثابت معلوم ہو رہا ہے اور حدیث کے راویوں کو ان کی آمد کا انتظار لگ رہا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ امت پر فرض ہے کہ وہ اس پیش گوئی کو یاد رکھے اور جس خوش نصیب انسان کو وہ زمانہ ہاتھ آ جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کا سلام پہنچا کر آپ کی وصیت کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس امت کے لئے رحمت ہے

حدیث نمبر۲۲...... ''عن عبدالله بن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ کیف تهلک امة انا

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

اولها و عیسیٰ ابن مریم آخرها (کنز العمال ج ۱٤ ص ۲٦۹) ’’حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بھلا وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے (دور) اوّل میں میں ہوں اور (دور) آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔‘‘

فائدہ…… ہر گذشتہ امت دو رسولوں کے درمیان ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ امت بھی دو رسولوں کے درمیان میں ہے۔ ابتداء میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور آخر میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ لیکن یاد رہے کہ اس امت کا معاملہ دوسری امتوں سے مختلف ہے۔ اس امت کے رسول تو صرف آنحضرت ﷺ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اس امت میں بحیثیت رسالت مستقلہ نہ ہوگی۔ بلکہ آپ کے نائب وخلیفہ ہونے کی حیثیت سے ہوگی۔ اسی لئے ان کی امت بھی کوئی جدید امت نہ ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ ان کا اس امت کے آخر میں تشریف لانا باعث رحمت بھی ہے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی بنسبت ان کی یہ خصوصیت بھی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آگ پر پکی ہوئی چیز نہیں کھائی

حدیث نمبر۲۳…… ’’عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ ﷺ کان طعام عیسیٰ علیه السلام الباقلاء حتیٰ رفع ولم یکن یأکل شیئا غیرته النار حتیٰ رفع (کنز العمال ج ٦ ص ۱۲٦) ’’حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک لوبیا تھی۔ یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا اور انہوں نے کوئی ایسی چیز نہیں کھائی جو آگ پر پکائی گئی ہو۔ یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا۔‘‘

فائدہ…… اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے آسمان پر جانے اور قرب قیامت میں نزول کی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے وہ اسرائیلی پیغمبر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ کوئی دوسرا شخص جو مٹھائیاں، پیسٹریاں، اور نفیس سے نفیس چیزیں کھانے کا عادی ہو مراد نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج وعمرہ ادا فرمائیں گے

حدیث نمبر۲۴…… ’’عن ابی هریرةؓ ان رسول اللہ ﷺ قال والذی نفسی بیده لیهلن عیسیٰ ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً اولیثنینهما (مسلم ج ۱ ص ٤۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۵۱۳) ’’حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ضرور مقام فج روحاء پر حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔ (اور تلبیہ پڑھیں گے)‘‘

فائدہ…… یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں مزید تفصیل یہ ہے کہ ابن مریم علیہ السلام حاکم عادل اور امام منصف ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور حج یا عمرہ کو جاتے ہوئے مقام فج روحاء سے گزریں گے اور میری (آنحضرت ﷺ کی) قبر پر بھی ضرور آئیں گے۔ حتیٰ کہ مجھے سلام

کریں گے اور میں ان کو جواب دوں گا۔ یہ حدیث سنا کر حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجو! (عربی محاورے میں چھوٹے کو بطور شفقت بھتیجا کہہ دیتے ہیں۔ اگرچہ اس سے کوئی رشتہ داری نہ ہو) اگر تم ان کو دیکھو تو ان سے کہنا کہ ابوہریرہؓ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ یاد رہے! مدینہ طیبہ اور مقام بدر کے درمیان ایک مقام جو مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسے فج اور صرف الروحاء بھی کہتے ہیں:

مسیح موعود مرزا مردود کو زندگی بھر یہ سعادت نصیب نہ ہوئی۔ ''فعلیه اللعنة الیٰ یوم الدین''

دجال کو تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی قتل کریں گے

حدیث نمبر۲۵...... ''عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ لم یسلط علیٰ قتل الدجال الا عیسیٰ ابن مریم (سراج المنیر ج۳ ص۱۹٤)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا۔ دجال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے کسی (اور) کو نہیں دی گئی۔﴾

فائدہ...... اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے ''جامع صغیر'' میں نقل فرما کر اسے حسن کہا ہے اور ''عقیدۃ اہل الاسلام'' میں شیخ غماری نے اسے صحیح کہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد نکاح کریں گے، اولاد ہوگی پھر وفات اور مقام دفن

حدیث نمبر۲۶...... ''عن عبدالله بن عمرؓ قال قال رسول اللهﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الیٰ الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم من قبر واحد بین ابی بکر وعمر (مشکوٰة ص٤٨٠)'' ﴿حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال کا عرصہ ٹھہر کر وفات پائیں گے۔ پھر میرے ساتھ میرے روضۂ اطہر میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔﴾

فائدہ...... عجیب بات ہے کہ رسول اللہﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ''اولی الناس'' کا لفظ فرمایا تھا۔ اس کا تصور یوں ہوا کہ اوّل تو آپﷺ اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں گذرا۔ گویا دونوں کے زمانے متصل رہے۔ پھر اسی مناسبت کی وجہ سے ہی آپﷺ کی امت میں تشریف لائیں گے اور یوں بھی ہوا کہ دفن بھی آپﷺ کے پاس ہی آ کر ہوں گے۔ خلاصہ یہ کہ زمانی، مکانی اور موت کی یہ خصوصیات ان کے سوا کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔

حدیث نمبر۲۷...... ''عن عبدالله بن سلامؓ قال مکتوب فی التورٰة صفة محمد وعیسیٰ ابن مریم یدفن معه (درمنثور ج۲ ص۲٤٥)'' ﴿حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان فرماتے تھے کہ

تورات میں حضرت محمد ﷺ کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی لکھی ہوئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس دفن ہوں گے۔

فائدہ...... درمنثور میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں۔ ’’یدفن عیسیٰ ابن مریم مع رسول اللہ ﷺ وصاحبیه فیکون قبره رابعا‘‘ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دوجاں نثار حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس دفن ہوں گے اور اس لحاظ سے ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے

حدیث نمبر۲۸...... ’’عن اوس بن اوس ن الثقفیؓ عن النبی ﷺ قال ینزل عیسیٰ ابن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق (درمنثور ج۲ ص۲۴۵، کنزالعمال ج۷ ص۲۰۲)‘‘ حضرت اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کی جانب مشرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے نماز پڑھنا اس امت کا اعزاز ہے

حدیث نمبر۲۹...... ’’عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرهم المهدی تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علیٰ بعض امراء تکرمة اللہ لهذه الامة (الحاوی للفتاویٰ ج۲ ص۶۴)‘‘ حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر امام مہدی علیہ الرضوان کہیں گے۔ آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں تم امت محمدیہ میں سے بعض بعض کے امیر ہیں جو اللہ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی دس علامات میں سے ہے

حدیث نمبر۳۰...... ’’عن حذیفة بن أسید الغفاریؓ قال اطلع النبی ﷺ علینا ونحن نتذاکر فقال ماتذاکرون؟ قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتیٰ تروا قبلها عشر أیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ ابن مریم ویأجوج ومأجوج، وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب وأخر ذالك نار تخرج من الیمن تطرد الناس الیٰ محشرهم (مسلم ج۲ ص۳۹۳)‘‘ حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا باتیں کر رہے ہو۔ حاضرین نے کہا قیامت کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تک تم دس علامات نہ دیکھ لو قیامت نہیں آئے گی۔ پس آپ نے یہ دس علامات بیان فرمائیں۔ (۱) دخان (دھواں)۔ (۲) دجال۔ (۳) دابۃ الارض (جو نہایت عجیب وغریب جانور ہوگا)۔ (۴) آفتاب کا مغرب کی

جانب سے طلوع۔(۵)عیسیٰ بن مریم کا نزول۔(۶)یاجوج وماجوج کا ظہور۔(۷)تین بڑے بڑے زمین میں دھنس جانے کے واقعات ایک مشرق میں۔(۸)ایک مغرب میں۔(۹)ایک جزیرہ عرب میں۔(۱۰)سب سے آخر میں ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک کرلے جائے گی۔﴾

فائدہ…… حدیث مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کا آنا یقینی ہے مگر اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول چند اور علامات کے ساتھ بھی اتنا ہی یقینی ہے۔ یہاں تک کہ ان کی تشریف آوری سے قبل قیامت کا تصور کرنا گویا بے حقیقت بات ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدینؒ نے اپنے رسالہ ''علامات قیامت'' میں علامات قیامت کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔(۱)صغریٰ(چھوٹی)۔(۲)کبریٰ(بڑی) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول علامات کبریٰ میں شامل فرمایا ہے۔

سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان …… نام ونسب اور حلیہ مبارک

حدیث نمبر۳۱…… ''عن عبداللہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تذھب الدنیا حتیٰ یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطیٔ اسمہ اسمی (ترمذی ج۲ ص۴۷)'' ﴿حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو۔ جو میرے ہم نام ہوگا۔﴾

فائدہ…… ابوداؤد میں ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ میرا یہ فرزند سید ہوگا۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے اور اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا وہ عادات میں آپ ﷺ کے مشابہ ہوگا۔ لیکن صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔

حدیث نمبر۳۲…… ''عن ام سلمۃؓ قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المھدی من ولد فاطمۃ (ابن ماجہ ص۳۰۰)'' ﴿حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام مہدی علیہ الرضوان حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔﴾

حدیث نمبر۳۳…… ''عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلماً وجوراً ویملک سبع سنین (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۱)'' ﴿حضرت ابوسعید خدریؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مہدی (علیہ الرضوان) میری اولاد میں سے ہوگا۔ جس کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی۔ دنیا کو عدل وانصاف سے پھر بھر دے گا۔ جب کہ اس وقت وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔﴾

حدیث نمبر۳۴…… ''عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ منا الذی یصلی عیسیٰ ابن مریم خلفہ (الحاوی ج۲ ص۶۴)'' ﴿حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم اقتداء فرمائیں گے۔﴾

حدیث نمبر۳۵…… ''عن جابرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی اٰخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا (مسلم ج۲ ص۳۹۵)'' ﴿حضرت جابرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال دونوں ہاتھ سے بھر بھر کر دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔﴾

احادیث مبارکہ دربارہ دجال اکبر

حدیث نمبر۳۶...... ’’عن عمران بن حصینؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما بین خلق آدم الیٰ قیام الساعة امر اکبر من الدجال (مسلم ج۲ ص۴۰۵)‘‘ ﴿حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔﴾

حدیث نمبر۳۷...... ’’عن حذیفةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ الدجال اعور العین الیسریٰ جفال الشعر معه جنته وناره فناره جنة وجنته نار (مسلم ج۲ ص۴۰۰)‘‘ ﴿حضرت حذیفہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ لیکن جو اس کی جنت نظر آئے گی دراصل وہ دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی وہ اصل میں جنت ہوگی۔ (لہٰذا جس کو وہ جنت بخشے گا وہ دوزخی ہوگا اور جس کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا وہ جنتی ہوگا)۔﴾

حدیث نمبر۳۸...... ’’عن ابی عبیدة ابن الجراحؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول انه لم یکن نبی بعد نوح الا وقد انذر قومه الدجال وانی انذر کموه (ترمذی ج۲ ص۴۷)‘‘ ﴿حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا ہے۔ اس نے اپنی قوم کو دجال سے ضرور ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔﴾

حدیث نمبر۳۹...... ’’عن ابی ہریرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ الا اخبرکم عن الدجال حدیثا ماحدثه نبی قومه انه اعور وانه یجئ معه مثل الجنة والنار فالتی یقول انها الجنة هی النار وانی انذرتکم به کما انذر به نوح قومه (مسلم ج۲ ص۴۰۰)‘‘ ﴿حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو۔ دیکھو وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کے نام سے دو شعبدے بھی ہوں گے۔ تو جس کو وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت دوزخ ہوگی۔ دیکھو دجال سے میں بھی تم کو اسی طرح ڈراتا ہوں۔ جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔﴾

حدیث نمبر۴۰...... ’’عن عمران ابن حصینؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من سمع بالدجال فلیناه منه فواللہ ان الرجل لیأتیه وهو یحسب انه مؤمن فیتبعه مما یبعث معه من الشبهات (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۴)‘‘ ﴿حضرت عمران ابن حصینؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور دور ہی رہے۔ بخدا! ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مؤمن

آدمی ہے۔ لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس کے ساتھ ہوں گے وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا۔﴾

’’اللهم انا نعوذ بك من فتنة المسيح الدجال ۰ وأخرد عوانا ان الحمد للذى ۰ لنصرة دين الحق كان هدانى ۰ وصلى على خاتم النبيين دائما ۰ وسلم ما دام امتلى القمران‘‘

قیامت اور علامات قیامت

قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام کی اس خوفناک چیخ کا نام ہے۔ جس سے پوری کائنات زلزلہ میں آجائے گی۔ اس ہمہ گیر زلزلہ کے ابتدائی جھٹکوں ہی سے دہشت زدہ ہوکر دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی۔ حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس چیخ اور زلزلہ کی شدت دم بدم بڑھتی جائے گی۔ جس سے تمام انسان اور جانور مرنے شروع ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ زمین وآسمان میں کوئی جاندار زندہ نہ بچے گا۔ زمین پھٹ پڑے گی۔ پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑتے پھریں گے۔ ستارے اور سیارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑھیں گے۔ آفتاب کی روشنی فنا اور پورا عالم تیرہ وتار ہو جائے گا۔ آسمانوں کے پرخچے اڑ جائیں گے اور پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔ اس عظیم دن کی خبر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو دیتے چلے آئے تھے۔ مگر رسول خدا، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ نے آکر بتایا کہ قیامت قریب آپہنچی اور میں اس دنیا میں اللہ کا آخری پیغمبر اور رسول ہوں۔

قرآن حکیم نے بھی اعلان کیا۔’’اقتربت الساعة وانشق القمر‘‘ ﴿قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہوگیا۔﴾ اور یہ کہہ کر سب لوگوں کو چونکایا۔’’فهل ينظرون الا الساعة ان تأتيهم بغتة فقد جاء اشراطها فانى لهم اذا جاء تهم ذكراهم‘‘ ﴿سوکیا یہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعتہ آپڑے؟ سو یاد رکھو کہ اس کی متعدد علامات آچکی ہیں۔ سو جب قیامت ان کے سامنے آکھڑی ہوگی۔ اس وقت ان کو سمجھنا کہاں میسر ہوگا۔﴾

لیکن قیامت کب آئے گی۔ اس کی ٹھیک ٹھیک تاریخ تو کجا، سال اور صدی تک اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ یہ ایسا راز ہے جو خالق کائنات نے کسی فرشتہ یا نبی کو بھی نہیں بتایا۔ جبریل امین نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو ان کو بھی یہی جواب ملا کہ:’’ما المسئول عنها باعلم من السائل‘‘ ﴿جس سے پوچھا جارہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔﴾

قرآن حکیم نے بھی بتادیا کہ قیامت کے مقررہ وقت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔’’ان الله عنده علم الساعة‘‘ ﴿بے شک قیامت کی خبر اللہ ہی کو ہے۔﴾’’الىٰ ربك منتهها‘‘ ﴿اس کے علم کی تعیین کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔﴾

اہمیت علامات قیامت

البتہ قیامت کی علامات انبیاء سابقین علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی امتوں کو بتلائی تھیں۔ چونکہ آپ ﷺ

کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہ تھا۔ اس لئے آپ نے اس کی علامات سب سے زیادہ تفصیل سے ارشاد فرمائیں۔ تاکہ لوگ یوم آخرت کی تیاری کریں۔ اعمال کی اصلاح کر لیں اور نفسانی خواہشات ولذات میں انہماک سے باز آئیں اور آنے والے جمیع فتنوں سے بچ کر اپنے ایمان محفوظ کر سکیں۔

آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو انفراداً واجتماعاً کبھی اجمال اور کبھی تفصیل سے ان علامات کی تعلیم فرماتے رہے۔ آپ نے ان کی تبلیغ کا کتنا اہتمام فرمایا اس کا اندازہ صحیح مسلم کی ان دو روایتوں سے کریں۔

۱...... حضرت ابوزیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پس آپ نے اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ پس آپ نے ہمیں اس خطبہ میں ان اہم واقعات کی خبر دی جو ہو چکے اور جو آئندہ ہونے والے ہیں۔ ہم میں سے جس کا حافظہ زیادہ قوی تھا وہی ان واقعات کو زیادہ جاننے والا ہے۔ (صحیح مسلم ج۲ ص۳۹۰)

۲...... حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اس قیام میں آپ نے قیامت تک ہونے والا کوئی اہم واقعہ نہیں چھوڑا جو ہمیں نہ بتلایا ہو۔ جس نے یاد رکھا، یاد رکھا۔ جو بھول گیا، بھول گیا۔ میرے یہ ساتھی بھی یہ بات جانتے ہیں اور آپ نے ہمیں جن واقعات کی خبر دی ان میں سے جو میں بھول گیا ہوں وہ بھی جب رونما ہوتا ہے تو مجھے یاد آ جاتا ہے۔ جیسے کوئی آدمی جب غائب ہو تو آدمی اس کا چہرہ بھول جاتا ہے۔ پھر جب وہ نظر پڑتا ہے تو یاد آ جاتا ہے۔ (صحیح مسلم ج۲ ص۳۹۰)

امت نے آنحضرت ﷺ کی دیگر احادیث کی طرح علامات قیامت کی حدیثیں بھی محفوظ رکھنے اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا بڑا اہتمام کیا۔ حتیٰ کہ بچوں کو ابتدائے عمر ہی سے یہ احادیث یاد کرائی جاتی تھیں۔ کتب حدیث میں اس بات کی احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ محفوظ ہے۔ جو نسلاً بعد نسلٍ حفظ وروایت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

کیفیت علامات

علامات قیامت میں بعض واقعات کی تو اتنی تفصیلات ملتی ہیں کہ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کی نشاندہی بھی موجود ہے۔ مثلاً فتنۂ دجال اور نزول مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دور کی اتنی تفصیلات بیان فرمادی گئیں کہ کسی دوسری علامت میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ وجہ یہ ہے کہ فتنۂ دجال مؤمنین کے ایمان کی نہایت کڑی آزمائش ہوگا۔ اگر اس کی تفصیلات لوگوں کے سامنے نہ ہوں تو دجال کے دام فریب میں پھنس جانے کا قوی اندیشہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور دیگر تفصیلات بھی اس لئے ضروری تھیں کہ کوئی بوالہوس اگر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے (جیسا کہ مرزا قادیانی ملعون) تو اس کے مکروفریب کا پردہ چاک کیا جا سکے اور جب وہ تشریف لائیں تو ان کو بآسانی پہچان کر مسلمان ان کے جھنڈے تلے آ کر دجال سے جہاد کر سکیں۔ یہی حال امام مہدی علیہ الرضوان کی تفصیلات کا ہے۔

اتنی کثیر علامات اور ان کی تفصیلات سے بعض اوقات قاری (پڑھنے والا) یہ توقع بھی کرنے لگتا ہے کہ واقعات کی کڑیاں ملا کر وہ قیامت کا ٹھیک ٹھیک زمانہ متعین کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے۔''لا تأتیکم الا بغتة'' ﴿کہ قیامت تم پر اچانک آپڑے گی۔﴾ وجہ یہ ہے کہ اوّل تو بہت سی علامات میں ترتیب کا ادراک نہیں ہوتا کہ کون سا واقعہ پہلے اور کون سا بعد میں ہوگا اور جن واقعات کی ترتیب احادیث مبارکہ میں بیان کر دی گئی ہے۔ ان میں بھی متعدد مقامات پر یہ پتہ نہیں چلتا کہ دونوں واقعوں کے درمیان کتنے زمانہ کا فاصلہ ہے۔ پھر بہت سی احادیث میں ایسا اجمال ہے کہ ان کی مراد یقینی طور پر متعین نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ بعض مقامات پر پڑھنے والے کو تعارض کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ حالانکہ وہاں اجمال ہے تعارض نہیں۔ (یہ اصول یاد رکھا جائے تو انشاء اللہ بے شمار اشکالات وشبہات خصوصاً آج کل کی اخبارات ومیڈیا سے اٹھنے والوں کا حل مل جائے گا)۔

علامات قیامت کی تین قسمیں

قرآن پاک میں جو علامات قیامت ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ وہ زیادہ تر ایسی علامات ہیں جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور آنحضرتﷺ نے احادیث مبارکہ میں قریب اور دور کی چھوٹی بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائی ہیں۔ علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجیؒ (متوفی ۱۰۴۰ھ) نے اپنی کتاب ''الاشاعة لاشراط الساعة'' میں علامات قیامت کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ (۱) علامات بعیدہ۔ (۲) علامات متوسطہ جن کو علامات صغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ (۳) علامات قریبہ جن کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

قسم اوّل (علامات بعیدہ)

علامات بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے۔ ان کو بعیدہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان نسبتاً زیادہ فاصلہ ہے۔ مثلاً رسول اللہﷺ کی بعثت، شق القمر کا واقعہ، رسول اللہﷺ کی وفات، جنگ صفین وغیرہ۔ یہ واقعات ازروئے قرآن وحدیث علامات قیامت میں سے ہیں اور ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔

قسم دوم (علامات متوسطہ)

قیامت کی علامات متوسطہ وہ ہیں جو ظاہر تو ہو گئی ہیں۔ مگر ابھی انتہاء کو نہیں پہنچیں۔ ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ تیسری قسم کی علامات ظاہر ہونے لگیں گی۔ علامات متوسطہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ مثلاً رسول اللہﷺ نے فرمایا تھا کہ:

۱...... لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے انگارے کو اپنی مٹھی میں پکڑ رکھا ہو۔

۲...... دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ نصیب ور وہ شخص ہوگا جو خود بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو۔

۳...... لیڈر بہت اور امانت دار کم ہوں گے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

۴...... قبیلوں اور قوموں کے لیڈر منافق، رذیل ترین اور فاسق ہوں گے۔

۵...... بازاروں کے رئیس فاجر ہوں گے۔

۶...... پولیس کی کثرت ہوگی جو ظالموں کی پشت پناہی کرے گی۔

۷...... بڑے عہدے نااہلوں کو ملیں گے۔

۸...... لڑکے حکومت کرنے لگیں گے۔

۹...... تجارت بہت پھیل جائے گی، یہاں تک کہ تجارت میں عورت اپنے شوہر کا ہاتھ بٹائے گی۔ مگر کساد بازی ایسی ہوگی کہ نفع حاصل نہ ہوگا۔

۱۰...... ناپ تول میں کمی کی جائے گی۔

۱۱...... لکھنے کا رواج بہت بڑھ جائے گا۔ مگر تعلیم محض دنیا کے لئے حاصل کی جائے گی۔

۱۲...... قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنالیا جائے گا۔

۱۳...... ریا شہرت اور مالی منفعت کے لئے گا گا کر قرآن پڑھنے والوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی۔

۱۴...... علماء کو قتل کیا جائے گا اور ان پر ایسا سخت وقت آئے گا کہ وہ سرخ سونے سے زیادہ اپنی موت کو پسند کریں گے۔

۱۵...... اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔

۱۶...... امانتدار کو خائن اور خائن کو امانتدار کہا جائے گا۔

۱۷...... جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔

۱۸...... اچھائی کو برا اور برائی کو اچھا سمجھا جائے گا۔

۱۹...... اجنبی لوگوں سے حسن سلوک کیا جائے گا اور رشتہ داروں کے حقوق پامال کئے جائیں گے۔

۲۰...... بیوی کی اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہوگی۔

۲۱...... مسجدوں میں شور و شغب اور دنیا کی باتیں ہوں گی۔

۲۲...... سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا۔ (حالانکہ دوسری احادیث میں ہے کہ سلام ہر مسلمان کو کرنا چاہئے۔ خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو)

۲۳...... طلاقوں کی کثرت ہوگی۔

۲۴...... نیک لوگ چھپتے پھریں گے اور کمینے لوگوں کا دور دورہ ہوگا۔

۲۵...... لوگ فخر اور ریا کے طور پر اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔

۲۶...... شراب کا نام نبیذ، سود کا نام بیع اور رشوت کا نام ہدیہ رکھ کر انہیں حلال سمجھا جائے گا۔

۲۷...... سود، جوا، گانے باجے کے آلات، شراب خوری اور زناء کی کثرت ہوگی۔

۲۸...... بے حیائی اور حرامی اولاد کی کثرت ہوگی۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

۲۹...... دعوت میں کھانے پینے کے علاوہ عورتیں بھی پیش کی جائیں گی۔

۳۰...... ناگہانی اوراچانک اموات کی کثرت ہوگی۔

۳۱...... لوگ موٹی موٹی گدیوں (سواریوں) پرسواری کر کے مسجدوں کے دروازے تک آئیں گے۔

۳۲...... ان کی عورتیں کپڑے پہنتی ہوں گی مگر لباس باریک اور چست ہونے کے باعث وہ ننگی ہوں گی۔ ان کے سربختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے۔ لچک لچک کر چلیں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔ یہ لوگ نہ جنت میں داخل ہوں گے، نہ اس کی خوشبو پائیں گے۔

۳۳...... مؤمن آدمی ان کے نزدیک باندی سے بھی زیادہ رذیل ہوگا۔

۳۴...... مؤمن ان برائیوں کو دیکھے گا۔ مگر انہیں روک نہ سکے گا۔ جس کے باعث اس کا دل اندر ہی اندر گھلتا رہے گا۔

علامات متوسطہ میں اور بھی بہت سی علامات ہیں۔ ان سب کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ایسے دور میں دی تھی جب کہ ان کا تصور بھی مشکل تھا۔ مگر آج ہم ان سب کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں۔ کوئی علامات اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے اور کوئی ابتدائی مراحل سے گذر رہی ہے۔ جب یہ سب علامات اپنی انتہاء کو پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی بڑی اور قریبی علامات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے اور سلامتی ایمان کے ساتھ قبر تک پہنچا دے۔

قسم سوم (علامات قریبہ)

یہ علامات بالکل قرب قیامت میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گی۔ یہ بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں گے۔ لہٰذا ان کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً ظہور مہدی علیہ الرضوان، خروج دجال، نزول عیسیٰ علیہ السلام، یاجوج ماجوج، آفتاب کا مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض اور یمن سے نکلنے والی آگ وغیرہ۔ جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہوچکیں گی تو کسی وقت بھی اچانک قیامت آجائے گی۔

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبۂ اولیٰ

”اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْاِیْمَانِ، وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّادِقِیْنَ بِالتَّوْحِیْدِ وَالْاِیْقَانِ، وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

وَسَلَّمَ: اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ۔ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ، وَمَنِ اعْتَقَدَ وَحْيًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرَ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! صَارَ الْاِجْمَاعُ مِنَ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا عَلٰى اَنَّهٗ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ مِنْ مُسَيْلَمَةِ الْكَذَّابِ اِلٰى مُسَيْلَمَةِ الْفَنْجَابِ فَهُوَ كَذَّابٌ، دَجَّالٌ، كَافِرٌ، مُرْتَدٌّ وَخَارِجٌ عَنْ دَائِرَةِ الْاِسْلَامِ بِلَا رَيْبٍ، وَهٰكَذَا كُلُّ مَنْ يَّتَّبِعُ اَحَدًا مِنْهُمْ، اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! وَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى! فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ! فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ، وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ! فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِیْ اِلَى الْاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى، وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ! فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِیْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى، وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ! فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ، مَلِكٌ، بَرٌّ، رَؤُفٌ، رَحِيْمٌ‘‘

خطبہ ثانیہ

’’اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ وَقَالَ تَعَالٰى: وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ اِبْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْحَرْبَ، وَيَفِيْضُ الْمَالَ، حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ، وَتَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ: وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ، وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَهْلِكَ اُمَّةٌ، اَنَا فِیْ اَوَّلِهَا، وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِیْ اٰخِرِهَا، وَالْمَهْدِیُّ فِیْ وَسَطِهَا۔

اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! صَارَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَیٌّ فِی السَّمَاءِ وَسَيَنْزِلُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِلَى الْاَرْضِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَالْخِنْزِيْرَ، وَيُؤَيِّدُ دِيْنَنَا بِحَيْثُ يَحْكُمُ بِشَرْعِنَا لَا بِشَرْعِهٖ، فَلِذَا وَجَبَ الْاِعْتِقَادُ عَلَيْهِ وَالْبَيَانُ بِهٖ، وَيُكَفَّرُ مُنْكِرُهٗ كَالْفَلَاسِفَةِ وَالْمِرْزَائِيَةِ وَغَيْرِهِمَا مَنِ ادَّعَى الْمَسِيْحِيَّةَ مِنَ الْفِرَقِ الْبَاطِلَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ، وَصَلِّ كَذٰلِكَ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، خُصُوْصًا عَلٰی اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ بِالتَّحْقِيْقِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، وَعَلٰی النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، وَعَلَی السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ، وَعَلٰی اَهْلِ الْبَيْتِ وَجَمِيْعِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ وَاَهْلِكِ الْكَفَرَةَ وَالْفَجَرَةَ وَالْمِرْزَائِيِّيْنَ وَدَمِّرْ اَعْدَاءَ نَا، اَعْدَاءَ كَ، اَعْدَاءَ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ، تَعَادَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! رَحِمَكُمُ اللّٰهُ! اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی، وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ۔ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی، اَعْلٰی، وَاَوْلٰی، وَاَكْبَرُ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔"

نیک مشورہ

سائیں حیات پسروری

ہر مرزائی ''الفضل'' نوں نت پڑھدا اسیں لولاک نہ پڑھیے تے بری گل اے
کسے نبی یا کسے دجال والا سچ جھوٹ نہ پھڑیے تے بری گل اے
ہاں قرآں حدیث دی روشنی توں ہو کے باہر جے لڑیے تے بری گل اے
مسئلہ صاف حیات مسیح دا اے اینویں جان کے اڑیے تے بری گل اے
حکم رب دے نبی دی چھڈ سنت گھڑت غیر دی گھڑیے تے بری گل اے
آسیں اپنے کولوں بہتان کوئی متھے انھاندے مڑھیے تے بری گل اے
سدھا راہ توحید دا ترک کر کے پوڑی کفر دی چڑھیے تے بری گل اے
ہندا حج بیت اللہ شریف دا اے دل قادیاں کھڑیے تے بری گل اے
بن دلیل تمثیل دے کوئی مسئلہ ان جڑے تھان جڑیے تے بی گل اے
ہو کے جنتی روح حیات سائیں دوزخ وچہ جے سڑیے تے بری گل اے

آخرت کے راہی!

مولانا اللہ وسایا

سید ذوالکفل بخاریؒ

۱۵ رنومبر ۲۰۰۹ء کو دوپہر کے وقت سید ذوالکفل بخاریؒ مکہ مکرمہ میں ٹریفک کے ایک حادثہ میں آخرت کو سدھار گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! سید ذوالکفل بخاریؒ پروفیسر سید وکیل احمد شاہ صاحب کے صاحبزادہ اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے سب سے چھوٹے نواسہ تھے۔ صاحب علم وفضل، گفتگو کے ماسٹر، معلومات کا خزینہ، بات کرنے کا انداز سلجھا ہوا، اپنے موقف کو دلائل سے ثابت کرنے کے خوگر، سکول وکالج میں تعلیم پائی۔ ان کے والد گرامی سید وکیل احمد شاہ صاحب پروفیسر ہیں۔ سید ذوالکفل نے اپنے والد گرامی کی لائن اختیار کی۔ ملتان میں ہی محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی۔ پروفیسر بنے۔ اس دوران میں آپ کی علمی وادبی صلاحیتوں نے اپنا لوہا منوانا شروع کیا۔ اپنی مرنجان مرنج طبیعت کے باعث ہر حلقہ میں انہیں ہر دلعزیزی کا مقام نصیب ہوا۔ بہت ہی صالح طبیعت پائی تھی۔ آپ کا بیعت کا تعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے تھا۔ آپ ملازمت کے سلسلہ میں سعودی عرب گئے۔ جب بھی رخصت گزارنے پاکستان تشریف لاتے۔ خانقاہ سراجیہ میں حاضری اور حضرت قبلہ سے اکتساب فیض میں ناغہ نہ ہوتا۔ جہاں ملنا ہوا ہر ملاقات میں پہلے سے زیادہ ان کی محبت دل میں پیدا ہو جاتی۔ ان کی وفات کا سنا تو یکدم دل پر جدائی کی چوٹ نے ایک بار ''کملا'' کر دیا۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد راشد مدنی تو خبر سنتے ہی تعزیت کے لئے پروفیسر سید وکیل احمد شاہ صاحب کے در دولت پر حاضر ہوئے اور دوبار حاضر ہوئے۔ فقیر راقم اپنے سفری عوارض کے باعث تین دن تاخیر سے حاضر ہوا۔ سید کفیل شاہ سے تعزیت عرض کی اور خاصی دیر مرحوم کی دلوں کو منور کرنے والی یادوں کے تذکرے رہے۔ سید وکیل احمد شاہ صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔ تاہم ان کے غم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر خورد وکلاں برابر کا شریک ہے۔

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب کی رحلت

۲۱ رنومبر ۲۰۰۹ء کو ڈھڈیاں ضلع سرگودھا میں پیر طریقت حضرت مولانا عبدالجلیل صاحبؒ انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! برصغیر کے قطب الارشاد اور شیخ زمانہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ کے برادرزادہ حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب ڈھڈیاں ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم وتربیت حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ نے فرمائی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے خانقاہ رائے پور میں حاصل کی۔ دینی کتب کی تعلیم کے لئے آپ کو مظاہر العلوم سہارنپور میں داخل کیا گیا۔ بانی احرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے

صاحبزادہ حضرت مولانا انیس الرحمٰن لدھیانویؒ اور مولانا عبدالجلیل صاحبؒ نے ایک ساتھ سہارنپور سے دورہ حدیث شریف پڑھا۔ اس زمانہ میں مظاہر العلوم کی مسند حدیث پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ (المعروف حضرت ناظم صاحب) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ رونق افروز تھے۔ ان ایسے اکابر علماء وشیوخ سے آپ نے حدیث شریف پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد حضرت مولانا عبدالجلیل صاحبؒ خانقاہ رائے پور کے ہوکر رہ گئے۔ حضرت مولانا انیس الرحمٰن لدھیانویؒ اور حضرت مولانا عبدالجلیل صاحبؒ دونوں حضرات آپس میں ہم زلف تھے۔ حضرت مولانا محمد انوری لدھیانویؒ کی دو صاحبزادیاں ان حضرات کے عقد میں آئیں۔ ایک ہی روز نکاح ہوا۔ ایک ہی روز دونوں کی رخصتی عمل میں لائی گئی۔ مولانا انیس الرحمٰنؒ، مولانا عبدالجلیلؒ ہر دو حضرات حضرت رائے پوریؒ کے بہت ہی محبوب خلفاء میں سے تھے۔ اوران کا آپس میں تعلق بھی مثالی تھا۔ حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب نے کبھی پڑھنے پڑھانے کا باضابطہ شغل اختیار نہیں کیا۔ ساری زندگی عبادت وریاضت، ذکرواذکار میں گزاردی۔ بلامبالغہ انسان ہونے کے باوجودان کی زندگی ملکوتی زندگی تھی۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے انتقال کے بعد تو خانقاہ ڈھڈیاں شریف میں آپ نے ڈیرے لگادیئے۔ حضرت رائے پوریؒ کے بھانجے حضرت مولانا عبدالوحیدؒ صاحب مدرسہ ومسجد ڈھڈیاں کے نظم کو انہوں نے چلایا۔ خانقاہ شریف کے معمولات حضرت مولانا عبدالجلیل صاحبؒ نے پورے کئے۔ بہت ہی گمنامی کی زندگی گزاری۔ جلسے، جلوس، میٹنگ واجتماع کے بالکل قریب نہ جاتے تھے: ’’رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ‘‘ کا مصداق تھے۔ شاید زندگی میں کبھی تکبیر اولیٰ قضا ہوئی ہو۔ اذان ہونے کے ساتھ ہی وہ مسجد میں ہوتے۔ لیکن احتیاط کا یہ عالم کہ فوتگی سے پہلے فدیہ ادا کیا۔

مولانا عبدالجلیل صاحبؒ کو عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا اعزاز حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے ورثہ میں ملا تھا۔ جب کبھی آپ سے ملنے کے لئے جانا ہوا ختم نبوت کے کام کی تفصیلات بڑی محبت سے سنتے اوران کی طبیعت شگفتہ پھول کی طرح ہوجاتی۔ ختم نبوت پر کام کرنے والوں کو اپنی دعاؤں سے نوازتے۔ حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں۔ بلامبالغہ لاکھوں لاکھ انسانوں نے جنازہ میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مجلس کی طرف سے تعزیت کا اعزاز حاصل کیا۔ رفتید والے نہ از دل ما۔

چوہدری محمد امینؒ کا انتقال

بستی سراجیہ خانیوال کے رہائشی جناب چوہدری محمد امین صاحب عارضہ جگر کے باعث ۲۰ ر نومبر ۲۰۰۹ء کو انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم سلیم پور لدھیانہ مشرقی پنجاب کی آرائیں فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت قبلہ مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ (المعروف حضرت ثانی) سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے برادرزادہ تھے۔ پوری فیملی تقسیم کے بعد خانیوال کے قریب آکر آباد ہوئی۔ اس بستی کا نام بستی سراجیہ رکھا۔ چوہدری محمد امینؒ صاحب نے

ابتدائی دینی ودنیاوی تعلیم حاصل کی۔ پھر زمینداره پر توجہ دی۔ آج کل انہوں نے بھینسوں کا فارم بنایا تھا۔ اس میں خوب محنت کی۔ بہت ہی بخت ور آدمی تھے۔ اپنی تمام نرینہ اولاد میں سے جس کا ذوق جس طرف دیکھا اسی طرف تعلیم پر لگادیا۔ دینی ودنیاوی تعلیم سے اولاد کو بہرہ ور کیا۔ خانقاہ سراجیہ سے تعلق کو خوب نبھایا۔ ہر سال چناب نگر ختم نبوت کانفرنس پر قافلہ لے کر تشریف لاتے۔ کانفرنس کے کاموں میں منتظمین حضرات کا ہاتھ بٹاتے۔ امسال طبیعت ناساز تھی۔ حضرت ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے روکا بھی کہ آپ کی صحت متحمل نہیں، کانفرنس میں شرکت نہ کریں۔ لیکن عزم کے اتنے پکے کہ فرمایا چاروں بیٹے چاروں طرف سے اٹھا کر گاڑی میں سوار کرادیں اور چناب نگر پہنچ کر اتارلیں۔ یہ حالت بھی ہو تو تب بھی کانفرنس پر ضرور جانا ہے۔ گئے اور شرکت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کو جگر کا عارضہ ہوگیا تھا۔ علاج، سفر، بدپرہیزی سب کچھ جاری رہا۔ اسی بیماری میں حج بھی کر آئے۔ غرض انہوں نے بیماری کو اپنے پر مسلط نہیں ہونے دیا۔ اپنے معمولات کو جاری رکھا۔ وقت موعود آ گیا اور اللہ کے حضور چل دیئے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے نماز جنازہ پڑھایا۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

صوفی امانت علی نقشبندیؒ کا سانحہ ارتحال

حضرت مولانا سید علاؤالدین شاہ جیلانیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت پیر صوفی امانت علی نقشبندیؒ ۹،۱۰ردسمبر ۲۰۰۹ء کی درمیانی شب انتقال فرماگئے۔ موصوف کا اصلاحی تعلق حضرت مولانا عبدالغفور مدنیؒ اور بعد ازاں مولانا سید علاؤالدین شاہ جیلانیؒ تھا۔ موصوف ذاکر، شاکر اور صوم وصلوٰۃ کے پابند اور جامع مسجد بیری والی نزد جامع خیر المدارس کے متولی تھے۔ ۸۷ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اہلیان ملتان ایک ذاکر، شاکر اور اللہ اللہ کرنے والے بزرگ کی دعاؤں سے محروم ہوگئے۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین!

حافظ خالد کا وصال

ملتان کے مشہور زمانہ حکیم، حضرت حکیم عطاء اللہؒ کے پوتے، حضرت حکیم حنیف اللہؒ کے صاحبزادے اور ہمارے مخدوم حکیم خلیل احمد وحکیم محمد طارق کے برادر حکیم حافظ محمد خالد کار کے حادثہ میں دماغ پر چوٹ لگنے کے باعث کئی روز بیہوش رہنے کے بعد اسی حالت میں انتقال فرماگئے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ حکیم حافظ محمد خالد بہت ہی عابد، ذاکر، شاغل شخص تھے۔ اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد والد مرحوم کی ہی طرح مغرب سے عشاء تک ان کا تلاوت کلام پاک کا معمول تھا۔ بہت ہی نیک سرشت انسان تھے۔ حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو اور ان کے ورثاء کی اللہ تعالیٰ پردۂ غیب سے کفالت فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ آمین!

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

رپورٹ ماہ ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ تا شعبان ۱۴۳۰ھ!

شعبۂ تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

مولانا محمد راشد گورکھپوری

جامعہ مظاہر علوم سہارنپور انڈیا میں تخصص فی الختم نبوت کرایا جاتا ہے۔ مظاہر علوم کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شاہد سہارنپوری جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے نواسہ بھی ہیں۔ انہوں نے مظاہر علوم کے شعبۂ ختم نبوت کی رپورٹ بغرض اشاعت بھجوائی ہے۔ جو پیش خدمت ہے۔ ادارہ!

شعبہ کا قیام

اب یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں ہے کہ قادیانی گروہ اپنے مردہ جسم میں نئی روح پھونکنے کے لئے عالمی پیمانے پر کوششیں کررہا ہے اور یہ بات مشاہدہ میں آچکی ہے کہ تمام اسلام دشمن طاقتیں اور تحریکات اس ارتدادی مہم میں قادیانیوں کے دوش بدوش کام کررہی ہیں۔ جامعہ مظاہر علوم چونکہ ایک عالمی ادارہ ہے۔ اس وجہ سے اس نے اپنا یہ فرض تصور کیا کہ اس ہمہ گیر فتنہ کی سرکوبی کے لئے رجال کار تیار کئے جائیں۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں تحفظ ختم نبوت کا کام عمدہ طریقہ پر انجام دے سکیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ماہ ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق مارچ ۱۹۹۸ء میں شعبہ تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ بحمداللہ شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم اس مقصد کو بحسن وخوبی انجام دینے میں مصروف ہے۔

اصول وضوابط برائے داخلہ

شعبہ میں داخلہ کے لئے ارباب انتظام کی طرف سے جو اصول وضوابط وضع کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱...... اس شعبہ میں داخلہ کے وہی طلبہ مجاز ہوتے ہیں جو دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کرچکے ہوں اور کم ازکم اوسط نمبرات سے سالانہ امتحان میں کامیاب ہوں۔

۲...... اس شعبہ میں آٹھ طلبہ کا داخلہ لیا جاتا ہے اور فارغین مظاہر کو ترجیح دی جاتی ہے۔

۳...... ۱۶؍شوال المکرم کو تقریری وتحریری جانچ کے بعد انتخاب عمل میں آتا ہے۔

۴...... اس شعبہ میں داخلہ چونکہ محدود ہے۔ اس لئے تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں زائد نمبروں سے کامیاب ہونے والے کو ترجیح دی جاتی ہے۔

۵...... اس شعبہ میں داخلہ کے لئے ۱۵؍شوال المکرم تک درخواستیں لی جاتی ہیں۔

۶...... اس شعبہ میں پڑھنے والے طلبہ کو ۵۰۰ روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

۷...... سہ ماہی کورس میں بھی داخلہ لیا جاتا ہے۔ جس کے تحت مدارس کے اساتذہ، مساجد کے ائمہ، دینی ذمہ داروں اور قلیل الفرصت طالبین کو فتنہ قادیانیت کے خطرناک منصوبوں سے آگاہی اور اس فتنہ کا محاسبہ کرنے کا فن سکھایا جاتا ہے۔

۸...... داخل طلبہ کے لئے اوقات مدرسہ کے علاوہ بعد نماز مغرب بھی درگاہ میں مطالعہ وغیرہ میں مصروف رہنا ضروری ہوتا ہے۔

نصاب تعلیم و معلمین

شعبہ میں دو استاذ: جناب مولانا محمد اکرم صاحب بستوی اور راقم سطور (محمد راشد گورکھپوری) مستقلاً اور ایک استاذ: مولانا محمد جاوید صاحب بطور معاون مصروف خدمت ہیں۔ حسب ذیل کتابیں سبقاً سبقاً پورے سال میں طلبہ کو پڑھائی جاتی ہیں۔

۱...... شهادت القرآن (اوّل ودوم مكمل)

۲...... هداية الممترى عن غواية المفترى

۳...... تحليل وتجزيه

۴...... حصول الامانى فى الرد على تلبيس القاديانى

۵...... وصول الافكار الىٰ اصول الاكفار

۶...... مناظرۂ ياد گير

۷...... قاديانى مذهب كا علمى محاسبه

آخرالذکر کتاب برائے مطالعہ ہے جو متعلقہ استاذ کے زیر نگرانی ہوتا ہے۔

داخل شدہ طلبہ کے لئے سہولتیں

سالانہ کورس میں داخل ہونے والے طلبہ کو قیام وطعام کے علاوہ پانچ سو (۵۰۰) روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اور جو طلبہ سہ ماہی کورس میں داخلہ لیتے ہیں۔ انہیں قیام وطعام کے علاوہ ایک ہزار (۱۰۰۰) روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے اور مطالعہ کے لئے پانچ الماریوں پر مشتمل کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے جن میں کتب قادیانیت، کتب ردقادیانیت اور متعلقہ کتابیں دستیاب ہیں۔

تدریسی خدمات کے علاوہ دیگر جن مختلف عنوانات سے شعبہ کارکردگی انجام دے رہا ہے اسے اجمالی طور پر یوں پیش کیا جاسکتا ہے: (۲) مناظرہ کی مشق۔ (۳) تقریر کی مشق۔ (۴) موضوع کے متعلق مقالہ نگاری کی مشق۔ (۵) مطالعہ۔ (۶) دیواری پرچہ۔ (۷) تربیتی وتبلیغی اسفار۔ (۸) پمفلٹ ورسائل کی تالیف وتقسیم۔

سہ ماہی کورس

سہ ماہی کورس کے تحت مدارس کے اساتذہ، مساجد کے ائمہ، دینی ذمہ داروں اور قلیل الفرصت طالبین کو

فتنۂ قادیانیت کے خطرناک منصوبوں سے آگاہی اور اس فتنہ کا محاسبہ کرنے کا فن سکھایا جاتا ہے۔

سالانہ کورس

حسب ضابطہ ہر سال آٹھ طلبہ کا داخلہ لیا جاتا ہے۔ منتخب شدہ طلبہ کو سبقاً سبقاً رد قادیانیت پر کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ مقالے لکھوائے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ اسباق سے متعلق مضامین کی مناسبت سے اصل کتابوں کی مراجعت بھی کرائی جاتی ہے۔

مناظرہ کی مشق

شعبہ میں داخل شدہ طلبہ کو رد قادیانیت پر مناظرہ کی مشق کرائی جاتی ہے۔ طلبہ اسباق اور ان سے متعلق کتابوں کی مراجعت کے بعد مختلف موضوعات پر مناظرہ کی تیاری کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ آئے دن نت نئے فتنے جو جنم لے رہے ہیں یا قدیم فتنے نئے نئے روپ میں ظاہر ہو رہے ہیں اور مختلف حربوں سے اسلام کی اصل صورت کو مسخ کرنے کی سازش میں مصروف ہیں۔ جیسے (۱) فتنہ گوہر شاہی۔ (۲) فتنۂ آغا خانی۔ (۳) فتنۂ پرویزیت۔ (۴) فتنۂ رافضیت۔ (۵) ودیگر فرق ہائے ضالہ ومضلہ۔ ان سب کا بھی اجمالی تعارف کرا کر ان کی تردید کے گر وطریقہ کار سکھائے جاتے ہیں۔

تقریر کی مشق

زبان وبیان کی افادیت ہر کسی کو مسلم ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ وقت گویائی کے جوہر کی بنیاد پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاء کی بدولت اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوت جیسی عظیم دولت سے نواز دیا اور بیان کی اہمیت ہی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں ''علمہ البیان'' اور اس کے آخری نبی نے ''ان من البیان لسحرا'' ارشاد فرما کر اس کے حصول کی طرف امت مسلمہ کو راغب کیا۔ اس قیمتی دولت سے مالا مال ہونے کے لئے ہر جمعرات کو دوسرے پہر شعبہ کے طلبہ اساتذہ کے زیر نگرانی تقریری پروگرام کرتے ہیں۔

مقالہ نگاری کی مشق

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ''علم بالقلم'' اور نبی کریم ﷺ نے ''اول ما خلق اللہ القلم'' فرمایا۔ جس سے قلم وتحریر کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر شعبہ کے طلبہ اسباق اور اس کے متعلقات کو قید تحریر میں لاتے ہیں۔ اس محنت سے جہاں اسباق اور مالہ وما علیہ ان کے پاس محفوظ ہو جاتے ہیں۔ وہیں دوسری طرف انہیں مضمون نگاری کا سلیقہ بھی آتا ہے۔

دیواری پرچہ

شعبہ کے طلبہ تحریری طور پر خدمت انجام دینے کی مشق کرنے کے لئے ''پاسبان ختم نبوت'' کے نام سے ایک دیواری پرچہ بھی نکالتے ہیں۔ اس سے جہاں ایک طرف ان کی تحریر میں پائیداری آتی ہے۔ وہیں دوسری

طرف جامعہ میں موجود طلبہ کی بڑی تعداد اس دیواری پرچہ سے مستفید بھی ہوتی ہے۔

فہرست فارغین

حسب ضابطہ جن طلبہ نے ابتدائے قیام سے ۱۴۳۰ھ تک شعبہ میں داخلہ لے کر کورس کی تکمیل کی ہے ان کی کل تعداد ۴۵ ہے۔

تربیتی و تبلیغی اسفار

قادیانی پادریوں کی چالبازیوں سے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے ملک کے طول و عرض میں جہاں کہیں بھی اپنے علاقہ کے ذمہ دار حضرات ردقادیانیت پر پروگرام کے لئے جامعہ مظاہر علوم سے رابطہ کرتے ہیں تو حضرت ناظم صاحب دامت مجا تہم کی اجازت سے شعبۂ ہذا کے اساتذہ پروگرام میں شرکت کر کے قادیانی ریشہ دوانیوں سے عوام کو روشناس کراتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن مقامات پر جانا ہوا۔ اس کی تفصیل تاریخ وار حسب ذیل ہے۔

دورہ کرنال، جیند و کرکشیتر

شعبہ کے ایک طالبعلم کے ہمراہ راقم نے ماہ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ کو آخری عشرہ میں مذکورہ تین اضلاع کے متاثرہ مقامات کا دورہ کیا۔ دورہ کے اثرات و نتائج بے حد کامیاب اور امید افزاء رہے۔

جلسۂ تحفظ ختم نبوت پانی پت

حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم کی تحریک پر مدرسہ گنبدان پانی پت ہریانہ میں مورخہ ۱۶/ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ کو تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں بندہ نے شرکت کی۔

سہ روزہ تربیتی کیمپ و تحفظ ختم نبوت کانفرنس اڑیسہ

ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ میں قرب و جوار کے علماء کرام، ائمہ مساجد کی تربیت اور عوام کو قادیانی فتنہ سے بیدار کرنے کے لئے مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳/ فروری ۲۰۰۶ء کو حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مظاہری مدظلہ کے زیر انتظام ''سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ و کانفرنس'' کا فیصلہ کیا گیا۔ جس میں راقم سطور نے بحیثیت نمائندہ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور شرکت کی اور ختم نبوت کی اہمیت اور دیگر موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے شعبہ ہذا کی کارکردگی بھی لوگوں کے سامنے پیش کی۔ نیز شعبہ کی جانب سے مطبوعہ رسائل و پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ و کانفرنس جھارکھنڈ

صوبہ جھارکھنڈ میں بڑھتی ہوئی مرزائی ریشہ دوانیوں کے پیش نظر حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب مظاہری سابق استاذ جامعہ مظاہر علوم نے ۲۲ تا ۲۴/ اپریل ۲۰۰۶ء کو جامعہ محمود العلوم محمود نگر شہر گڈا میں سہ روزہ ''تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ اور چکتا ٹولہ روشن میدان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' منعقد کیا۔ جس میں بندہ نے شرکت کی اور تربیتی

انداز میں ’’حیات عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے موضوع پر دو گھنٹہ تقریر کر کے قادیانیت کی چالبازی کو بے نقاب کیا۔

جلسہ تحفظ ختم نبوت بنگال

قادیانی تلبیسات کو بے نقاب کرنے کی غرض سے ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے ایک جلسہ ماہ مئی ۲۰۰۶ء میں منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب مولانا عبدالمتین صاحب نے شرکت کی اور سامعین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی فتنہ انگریزوں کا کھڑا کیا ہوا فتنہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہود ونصاریٰ کی منظور نظر بھی یہ جماعت ہے۔ قادیانیوں کی اسلام دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھے اور خود اپنے ایمان اور دیگر مسلمان بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کرے۔

مناظرہ چھدبنا

شہر سہارنپور سے چھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ’’چھدبنا‘‘ نامی گاؤں سال گذشتہ اخبارات وجرائد کی شہ سرخیوں کی زینت بن چکا ہے۔ جس کی وجہ قادیانی مردہ کو مسلم قبرستان میں دفن کرنے اور نہ کرنے کا معاملہ تھا۔ جیسا کہ ارباب مظاہر علوم کو اس کے تفصیلی حالات کا علم ہے۔ اسی گاؤں کے اندر ۱۴۲۸ھ میں پھر شیطانی چیلوں نے اپنی عیارانہ چالوں سے تنازع کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ مگر بروقت شعبہ کے اساتذہ کے تعاقب سے یہ شیطانی فتنہ سرد پڑ گیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ شہر سہارنپور اور چھدبنا کے جاہل عوام میں مرزائی پادریوں نے ایک صفحہ پر مشتمل شرائط نامہ بسلسلہ مناظرہ تقسیم کر کے یہ تأثر پیدا کرنے کی کوشش کی کہ علماء اسلام ہم سے گفتگو نہیں کرتے۔ اس نئے حربہ سے جہاں ایک طرف جاہل عوام تذبذب کا شکار ہورہے تھے۔ وہیں دوسری طرف قادیانی گماشتے اسی شرائط نامہ کو لے کر چیلنج کرتے پھر رہے تھے۔ جب نوبت بایں جارسید کہ دہرہ دون میں تبلیغ قادیانیت پر مامور چھدبنا کا باشندہ محمد ریحان کے بھائی نے جرأت بیجا کرتے ہوئے مذکورہ شرائط نامہ مظاہر علوم کے گیٹ تک پہنچایا۔ (جس کی اطلاع حضرت ناظم صاحب کو دی گئی) تو حضرت ناظم صاحب کے حکم سے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے جناب مولانا عبدالمتین صاحب اور راقم سطور (محمد راشد) نے قادیانی فراڈ کو بے نقاب کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ احقاق حق وابطال باطل کے لئے مئی ۲۰۰۶ء کے آخری عشرہ میں چھدبنا کا دو مرتبہ سفر کیا گیا۔ دوسری مرتبہ کے سفر میں جناب مولانا ابوبکر محمد شیث صاحب اور شعبہ کے طلبہ بھی ساتھ تھے۔ چھدبنا پہنچنے کے بعد حمید اللہ خاں، یعقوب خاں، محمد ریحان پادری اور دیگر قادیانیوں سے جب گفتگو کی پیش کش کی گئی تو ان لوگوں نے یہ کہہ کر گفتگو سے صاف انکار کر دیا کہ ہم لوگ آپ حضرات سے گفتگو کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ لہٰذا ہمارے بڑوں سے گفتگو کریں اور بڑوں سے گفتگو کرنے کے لئے بطور ثبوت تحریر دی دیجئے۔ چنانچہ اسی وقت مقامی ذمہ داروں کے دستخط کے ساتھ ایک تحریر ان کے حوالہ کر دی گئی۔ مگر ہوا وہی جس کی پہلے سے امید تھی۔ یعنی مناظرہ سے بچنے کے لئے مرزائی حیلے بہانے کرنے لگے تو شعبہ کی جانب سے ایک تحریر پھر انہیں دی گئی۔ مگر جیسے ان کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ آج تک اس تحریر کا جواب دینے کی ہمت وہ نہ کر سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر

سہارنپور کا ایک قادیانی قادیانیت سے تائب ہوگیا۔ فالحمدلله علی ذلك!

جلسہ تحفظ ختم نبوت عبداللہ کالونی

عبداللہ کالونی شہر سہارنپور میں شعیب نامی قادیانی رہتا ہے۔ وہاں اس کا اپنا اسکول بھی چلتا ہے۔ اس کی توجہ تعلیم کی طرف کم اور قادیانیت کے پرچار کی طرف زیادہ ہے۔ یہ شخص وہاں کے مسلمانوں کو بہکا رہا تھا۔ تو وہاں کے ذمہ داروں نے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرانے کے لئے ۱۹ر محرم الحرام ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۹ر جنوری ۲۰۰۸ء کو ایک پروگرام کا فیصلہ کیا۔ جس میں بندہ نے شرکت کر کے ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے لوگوں کو روشناس کرایا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

ہنواڑہ ضلع گڈا صوبہ جھارکھنڈ میں ۲۶ر ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۳ر مئی ۲۰۰۸ء سیرت النبیؐ کے عنوان پر ایک جلسہ ہوا۔ جس میں بندہ نے شرکت کی۔

یک روزہ تربیتی کیمپ دہرہ دون

ہربٹ پور ضلع دہرہ دون اترانچل میں فتنہ قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر بند لگانے اور علاقہ کے علماء کرام اور ذمہ داران مساجد ومدارس کو تربیت دینے کے لئے یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق ۷ر مئی ۲۰۰۸ء کو یک روزہ تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں راقم سطور کے تربیتی بیانات ہوئے۔

جلسہ تحفظ ختم نبوت اور قادیانی گھرانے کا قادیانیت سے توبہ کرنا

گاؤں پٹھان پورہ ضلع سہارنپور میں ایک گھر کے لوگ قادیانی ہوگئے تھے۔ جس کی وجہ سے گاؤں والوں میں کافی تشویش پائی جارہی تھی۔ ہونے والے قادیانی گھرانے سے افہام وتفہیم کی بات جاری تھی۔ ضرورت تھی کہ پورے گاؤں واطراف میں لوگوں کو بیدار کیا جائے اور قادیانی گھرانے کو بھی قادیانیت کا بھیانک چہرہ دکھلا دیا جائے۔ چنانچہ مولانا ظہور احمد صاحب نے شعبہ سے رابطہ کر کے ۱۲ر جمادی الاولیٰ کو جلسہ تحفظ ختم نبوت کا فیصلہ کیا۔ جس میں قرب وجوار سے بھی علماء وائمہ اور عوام شریک ہوئے۔ خصوصیت سے قادیانی گھرانے کا ذمہ دار بھی شریک تھا۔ راقم سطور نے تفصیل کے ساتھ ختم نبوت کی اہمیت پر لوگوں کو توجہ دلائی اور قادیانی حوالوں کے ساتھ قادیانیت کا ایک کھلی ہوئی سازش ہونا واضح کیا۔ بحمداللہ بیان مؤثر ثابت ہوا اور قادیانی گھرانے کے ذمہ دار نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام کی آغوش میں پناہ لے لی۔

سہ روزہ تربیتی کیمپ احمد آباد گجرات

شہر احمد آباد واطراف میں بڑھتی ہوئی قادیانی ریشہ دوانیوں کے پیش نظر وہاں کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین نے ۱۹ تا ۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۵ تا ۲۷ر مئی ۲۰۰۸ء کو سہ روزہ تربیتی کیمپ لگایا۔ جس میں

گجرات بھر سے علماء، ائمہ اور مدارس کے ذمہ داران بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کیمپ میں راقم سطور کے تربیتی بیانات ہوئے۔ جن کو سی، ڈی میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔

جلسہ تحفظ ختم نبوت چھد بنا

چھد بنا ضلع سہارنپور میں ۳؍ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۹؍مئی ۲۰۰۸ء بعنوان ’’تحفظ ختم نبوت‘‘ ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا محمد اکرم صاحب بستوی نے شرکت کر کے ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی فتنہ کی زہرناکی کو تفصیل سے سمجھایا۔

جلسہ اصلاح معاشرہ کھاتہ کھیڑی

کھاتہ کھیڑی شہر سہارنپور میں کامل نامی ایک شخص مدعی مسیحیت ہے۔ اس نے باضابطہ کسی مدرسہ و دینی ادارہ میں علم حاصل نہیں کیا ہے اور البتہ دنیاوی اعتبار سے انٹر تک اس کی تعلیم ہے۔ گو ابتداء میں یہ شخص راہ راست پر تھا۔ مگر پچھلے چند برسوں سے کفر و زندقہ کے میدان میں قدم رکھ دیا ہے۔ یہ شخص تعویذ گنڈوں سے سیدھے سادھے لوگوں کو قریب اور رام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے بقول سہارنپور، مظفر نگر اور اطراف میں تین سو افراد اس کے ماننے والے موجود ہیں۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے گھر میں محمد علی جونا گڈھی کا ترجمہ قرآن پاک و دیگر کتابوں کے علاوہ امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ وہ نماز میں مشغول تھا فراغت نماز کے بعد عجیب وغریب کیفیت معلوم ہوئی۔ معاً غیب سے آواز آئی اور الہام ہوا کہ تو عیسیٰ مسیح ہے۔ راقم نے اس کا سرا معلوم کرنے کی کوشش کی کہ شاید اس کا تعلق کسی اسلام دشمن طاقت سے ہو مگر تادم تحریر اس کا سراغ نہیں مل سکا ہے۔ اغلب یہ ہے کہ اس نے بغیر کسی پیر طریقت کی رہنمائی کے جہالت کے ساتھ تصوف کی وادی میں قدم رکھ دیا۔ (جیسا کہ اس کے پڑوسیوں سے الا اللہ کی ضربیں لگانے اور ذکر و اذکار کا حال بتانے سے پتہ چلتا ہے) جس کے نتیجہ میں شیطان نے اسے صراط مستقیم سے ہٹا کر گمراہ کر دیا۔ جیسا کہ حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ جہالت کے ساتھ تصوف کی وادی میں قدم رکھنا گمراہی کا سبب ہوا کرتا ہے اور یہ کوئی حیرت و استعجاب کی بات نہیں۔ ’’وان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیائھم‘‘ کی رو سے یہ بہت ممکن ہے۔ غیب سے کوئی آواز آئی ہو اور اس نے حق و باطل میں تمیز کرنے کے بجائے سچ مچ سمجھ لیا ہو کہ یہ خدا کی آواز ہے۔

گمراہی سے ہدایت کی طرف

یہ صورتحال قریب میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے خصوصاً تشویشناک تھی۔ وہاں کے مقامی ذمہ داروں نے شعبہ سے رابطہ کر کے ’’اصلاح معاشرہ‘‘ کے عنوان سے ایک پروگرام طے کیا۔ جس میں راقم سطور نے نت نئے فتنوں سے دور رہنے پر زور دیتے ہوئے مدرسوں سے اور علماء سے اپنا تعلق قائم رکھنے کی تلقین کی۔

واضح رہے کہ حافظ محمد خورشید متوطن جگیتا نجیب ضلع سہارنپور جن کی عمر ۵۰ سال کے لگ بھگ ہوگی۔ آج سے ۳۰، ۳۵ سال قبل ریڑھی تاجپورہ مدرسہ میں انہوں نے درجہ حفظ مکمل کیا تھا اور صحیح افکار و عقائد کے حامل تھے۔ مگر

ادھر چار پانچ ماہ سے محمد کامل کے ہتھے چڑھ گئے اور اس کو اپنا پیرومرشد تسلیم کئے ہوئے تھے۔ اسی دوران ان کے بھائی نے شعبہ میں آکر صورتحال بتائی۔ پھر دوسری مرتبہ متاثرہ بھائی کو بھی ساتھ لائے۔ الحمدللہ انہیں احساس ہوا کہ وہ تاریکی میں قدم رکھ چکے تھے۔ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ دوبارہ گمراہی سے ہدایت کی طرف پلٹ آئے۔

قادیانیت سے توبہ وتجدید نکاح

۲۶؍جولائی ۲۰۰۸ء جامعہ مظاہر علوم نے عوامی بیداری پیدا کرنے کی غرض سے شہر کے ائمہ مساجد کی ایک مجلس بلائی۔ جس کے نتیجہ میں ایک اچھا اثر یہ ہوا کہ پورا شہر کے لوگوں میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی اور ختم نبوت کے حوالہ سے مسلمانوں کے قلوب میں پاکیزہ وتازہ جذبات پروان چڑھنے لگے۔ اسی دوران ۲۶؍جولائی ۲۰۰۸ء کو محمد عالم نامی قادیانی نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا اور مولانا محمد اکرم صاحب نے میاں بیوی دونوں کے نکاح کی تجدید بھی کی۔

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ وکانفرنس سپول بہار

ضلع سپول صوبہ بہار میں بتاریخ ۱۹تا۲۱؍ذیقعدہ ۱۴۲۹ھ مطابق نومبر ۲۰۰۸ء سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ واجلاس عام کیا گیا۔ جس میں راقم سطور کے تربیتی بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کی میٹنگ

جناب قاضی سلطان اختر صاحب کی رہائش گاہ پر ۱۲؍جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۷؍جون ۲۰۰۸ء کو بسلسلۂ تحفظ ختم نبوت ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں شہر کے تقریباً ۱۵۰ افراد شریک تھے۔ جامعہ مظاہر علوم سے راقم سطور کو مدعو کیا گیا تھا۔ ساتھ میں مولانا محمد اکرم صاحب بستوی بھی موجود تھے۔ افتتاحی بات راقم سطور کی ہوئی۔ پون گھنٹہ کی گفتگو میں بندہ نے ختم نبوت کی قطعیت، اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی زہرناکی نیز جامعہ مظاہر علوم کے شعبۂ تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی اور اس کے طریقہ کار کو بتایا ساتھ ہی ساتھ یہ تجویز بھی رکھی کہ قادیانی فتنہ کے روک تھام کے لئے جتنے طریقۂ کار سوچے گئے ہیں اور جتنی تدابیر اختیار کی گئی ہیں وہ سب اپنی جگہ موقع کے اعتبار سے مناسب ہیں۔ مگر ان سب میں بنیادی طور پر جواحسن طریق ہے وہ ہے ائمہ شہر کی تربیت۔ کیونکہ پورے شہر میں مسجدیں قائم ہیں۔ اگر ہر امام قادیانی فتنہ کی زہرناکی کو سمجھ لے اور بیداری کا ثبوت دے تو پورے شہر میں قادیانی منہ زوروں کو لگام دیا جاسکتا ہے اور اس طرح پورے شہر سے قادیانیوں کی چوبیس گھنٹوں کی نقل وحرکت موصول ہوجایا کرے گی۔ اس گفتگو کا اتنا اثر ہوا کہ دوسرے روز اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ اسے شائع کیا۔

قادیانیت سے توبہ وتجدید نکاح

۲۴؍مئی ۲۰۰۹ء مطابق جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ موضع چھدبنا ضلع سہارنپور کے محمد اکبر نامی قادیانی کے

لڑکے محمد فیضان نے جناب مولانا محمد اکرم صاحب، راقم سطور، جناب مولوی محمد رضوان امام جامع مسجد چھدبنا اور دیگر معززین کی موجودگی میں قادیانیت سے اظہار برأت کر کے حضرت مولانا محمد سلمان صاحب دامت برکاتہم ناظم جامعہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ پھر ۶؍جون ۲۰۰۹ء میں ان کی اہلیہ کے ایمان کی تجدید کے ساتھ جناب مولانا محمد اکرم صاحب نے تجدید نکاح بھی کرائی۔

جلسۂ تحفظ ختم نبوت جھارکھنڈ

۲۴؍اپریل ۲۰۰۹ء میں ضلع دھنباد صوبہ جھارکھنڈ میں تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس عام رکھا گیا۔ جس میں بندہ نے ختم نبوت کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

۷؍جولائی ۲۰۰۸ء کو بمقام محلہ قاضی شہر سہارنپور بعنوان ''ختم نبوت'' ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں راقم سطور اور مولانا محمد اکرم صاحب شریک ہوئے اور تفصیل کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کا دجل وتلبیس واضح کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس ضلع اناؤ یوپی

یکم؍مارچ ۲۰۰۹ء قصبہ سیتہ ضلع اناؤ میں ایک عظیم الشان جلسۂ تحفظ ختم نبوت کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں راقم سطور نے اسلامی عقائد بالخصوص عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔

سہ روزہ تربیتی کیمپ واجلاس عام بنگال

۳ تا ۵؍مارچ ۲۰۰۹ء کو قرض گرام صوبہ بنگال میں سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ کا فیصلہ کیا گیا۔ جس میں تمام صوبۂ بنگال کے ذمہ دار علماء شریک ہوئے تھے۔ جس میں راقم سطور نے ردقادیانیت پر تین دن مختلف نشستوں میں شرکاء کو تربیت دی۔

رسائل کی تالیف وتقسیم

شعبۂ جہاں تدریسی، تبلیغی، تقریری اور تحریری طور پر قادیانیت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ وہیں متاثرہ مقامات اور ضرورت کی جگہوں پر قادیانیت کی تردید میں لٹریچر اور کتابچے تقسیم کر کے قادیانیت کے مکروہ چہرہ کو بے نقاب کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ الحمدللہ شعبہ میں مختلف موضوعات پر دس قسم کے لٹریچر اور پمفلٹ موجود ہیں۔ جو ضرورت کی جگہوں پر مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جن کا قدرے تعارف پیش خدمت ہے۔

۱...... اظہار البطلان لدعویٰ مسیح قادیان

یہ کتاب حضرت مولانا حبیب احمد صاحب کیرانوی کی بلند پایہ تالیف ہے۔ جو انہوں نے ۸۷؍برس قبل قادیانی بالخصوص لاہوری پارٹی کی تردید میں تحریر فرمائی تھی۔ اب جدید کتابت وطباعت سے آراستہ ہو کر راقم الحروف کے حواشی واضافات کے ساتھ شعبۂ تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سے شائع ہو چکی ہے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.ALHILAL.INFO

۲......فتنۂ قادیانیت کو پہچانئے

یہ رسالہ ۳۲صفحات پر مشتمل حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ کی تالیف ہے۔اس کتابچہ میں ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ الرضوان سے متعلق مرزائی تلبیسات کا رد، کافر، مرتد اور زندیق کا فرق، قادیانی مردہ کو مسلم قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا، کسی قادیانی سے مسلمان کا نکاح درست نہ ہونا، سوال وجواب کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

۳......اسلام اور مرزائیت کا سیدھا تنک مت بھید

یہ کتابچہ ہندی زبان میں ۳۱صفحات پر مشتمل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی تالیف ہے۔اس میں اسلام اور مرزائیت کے اصولی اختلافات بیان کئے گئے ہیں۔

۴......قادیانیت کیا ہے؟

یہ آٹھ صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ ہے جس میں مستند مرزائی کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ حضرت محمد ﷺ سے برتر ہونے کی ناپاک جسارت بھی کی ہے۔

۵......انبیاء کرام علیہم السلام اور قادیانیت

اس پمفلٹ میں انبیاء علیہم السلام کے بارے میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور پیغمبروں کی شان میں کی گئی توہین وتحقیر کو آشکارا کیا گیا ہے۔

۶......قادیانی جماعت کے عقائد

یہ چارورقی پمفلٹ ہے جس میں منافی اسلام قادیانی عقائد کے ذکر کو واضح کیا گیا ہے کہ قادیانیت کا اسلام سے دور کا بھی رشتہ نہیں ہے۔ بلکہ دین اسلام کو مٹا کر ایک نیا دین ومذہب ایجاد کرنے کی ایک سازش ہے۔

۷......مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں (اردو)

۸......مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے سمرتھک اسلام کی پردھی سے باہر (ہندی)

قادیانی جماعت کے کفر پر عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے علماء مفتیان اور اداروں کے فتاویٰ ان میں درج ہیں۔

۹......مرزا قادیانی کا جھوٹ اس کی تحریرات کی روشنی میں (اردو)

۱۰......مرزا قادیانی کا جھوٹ اس کے لیکھوں پرکاش میں (ہندی)

یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہندی وار دو زبان میں ایک ورقی پمفلٹ ہے۔جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کذبات خود اس کی تحریرات کی روشنی میں نقل کئے گئے ہیں۔تلک عشرة کاملة!

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

کھینچواں نبی!

عبداللطیف گجراتی

پہلے نبی سارے گویا چمکدے ستارے سن
گویا اپنی قوم دی ہدایت لئی سارے سن
اک دوجے نالوں چنگے اللہ دے پیارے سن
ٹھنڈک ساڈے دل دی تے اکھیاں دے تارے سن

ساریاں تے لیاؤناں ایمان ساڈا فرض اے
شرط اے ایمان دی تے دین دی ایہہ غرض اے
آمدرفت نبیاں دی اج سی جہان تے
برجو برجی تارے جویں پھرن آسمان تے

آفتاب نکلیا جاں عرب دے میدان تے
جھک گئے انوار اوہدے دنیا دے آسمان تے
چن تارے سارے اوہدی تاب اگے مات ہوئے
آب دار موتی اوہدی آب اگے مات ہوئے

غور کرو دوستو گل ایہہ ایمان دی
اکو گل کافی سارا جھگڑا مکان دی
صبح ویلے لوڑ کاہدی شمع نوں جگان دی
سارا جگ جان دا اے لوڑ نہیں سنان دی

دن دی روشنائی وچ دیوا جنہیں بالیا
ایمان دا دیوالہ اوہنیں کڈھ کے وکھالیا
عالماں نے پھول پھول ویکھیا قرآن وچ
غور خوض کیتا بڑا نبی دے فرمان وچ

کوئی نہیں حدیث نبی ظلی دے بیان وچ
فیر کتھوں جمیا اے نبی ایہہ جہان وچ
آیتاں نوں اگوں پچھوں کٹیا تے وڈھیانے
کھینچواں ایہہ نبی دھکو دھکی چک کڈھیانے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

حدیث دیکھو ختم نبوت دے بیان وچ
اٹ دی سی تھاں جو نبوت دے مکان وچ
اوہدی تھاں تے آئے نبی آخری جہان وچ
اوہدوں بعد آیا جہیڑا نبی قادیان وچ

رہندی کھوندی کثر اوہنے کڈھ کے وکھائی اے
نظر پٹو کالی ہانڈی بوہے نال لائی اے
کہندائے جہاں رب نال میری ملاقات ہوئی
موسیٰ دی وی شان اوددوں میرے اگے مات ہوئی

الہاماں دی فراوہدوں پچھے بڑی بہتات ہوئی
اج جویں میرے اتے وحی دی برسات ہوئی
بھل کے الہام جہیڑا میرے اتوں رہ گیا
رہندا کھوندا پھانڈا میری امت اتے پے گیا

نواں نواں بیت اک ہویا سی جناب دی
ہڈورتی اوس نے سنائی گل خواب دی
جنت وچ وہناں بوتل بھری اے شراب دی
خوشبو کیوڑے دی تے رنگت اے گلاب دی

لاکے میں ڈیک اوہنوں غٹ غٹ پی گیا
چھڈیا نہ اک گھٹ جھٹ پٹ پی گیا
پیندیاں شراب آیا عجب سرور مینوں
نشے اتے نشہ آیا نشے کیتا چور مینوں

بھل گئے دنیا دے اتارتے انگور مینوں
مذہب اتے آیا بڑا ناز تے غرور مینوں
سوچیا مرزائی ہو کے مذہب میرا سوتریائے
اکھ کھلی ویہناں کتے منہ وچ موتریائے

دعویٰ کی نبوت دا ایہہ بچیاں دی چھیڑ اے
تھاں تھاں اج ہوندی نبیاں دی بھیڑ اے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

مار وائے ڈھاک کوئی ماردا او کھیڑ اے
جیہو جیہا منہ اے تے اوہو جیہی چپیڑ اے

جیہو جیہئے کوہن والے تیہو جیہے نے کھان والے
جیہو جیہے نبی تیہو جیہے نے ایمان والے

میرے جیہا نبی کوئی ہویا نہیں جہان وچ
سو سو حسین کہندا میرے گریبان وچ

ایہہ وصف ہون یارو جیہڑے مسلمان وچ
باقی دسو فرق کیہڑا کفر تے ایمان وچ

غور کرو دوستو کجھ تے انصاف کرو
کافر تائیں کافر آکھو گل صاف صاف کرو

اک دن بیٹھیاں خیال مینوں آیا سی
نقطہ عجیب رب دل وچ پایا سی

خوباں مدینے اگوں ”ت“ نوں اڈایا سی
اوہدی تھاں تے نسبت والی ”ی“ نوں لگایا سی

مدینے تھیں قانون نال بن گیا اے مدنی
قادیان وچوں کیویں بن گیا اے قدنی

یاد اس ڈڈی والی تانہی داستان آئی
ڈھگے دی جوریں نال کھریاں لوان آئی

نعلبند کہیا تینوں سوچ کی نادان آئی
توں بھلا کیوں اپنویں پیراں نوں ونہان آئی

لیاری تے آئی بھلا دودھ چوان نوں
پھرڑ بھلا پچھو آئی اے گئے بھنان نوں

حقیقت الوحی دے الہام دیکھے سارئیے
معنی خیز جملے نہ سورتاں سیپارے نے

بجھارتاں نے ساریاں یا گونگے دے اشارئیے
تپ دی یا گھوکی نال کیتے ہوئے بکارے نے

ٹٹے پھٹے جملے نہ سرائے نہ پیرائے
جے ایہو جیہا وی اے تاں اللہ تیری خیر اے

آخری جو فیصلہ شاء اللہ نال سی
اوہدے وچ سچے اتے جھوٹھے دا سوال سی

سچا سی تے زندہ رہندا ایڈی کاہدی کاہل سی
اہدے واسطے رب کولے زندگی دا کال سی

حق اتے باطل وچ آپے فرق ہوگیا
پہلے کمترین دا ای بیڑا غرق ہوگیا

عرشاں اتے سنیاں سی جس دا نکاح ہویا
آخر کار پٹی وچ اس دا ویاہ ہویا

رن اوہ دیندا لیندا ہور کوئی راہ ہویا
اینّاں ایس نبی دا نہ رب خیر خواہ ہویا

حق دار تائیں اوہدا حق تے دوا دیندا
اک وار مرزے تائیں صاحباں تے ملا دیندا

ہاں ہاں کر دے بجھ جاندے نے سرکار اگے
جنت وچ جاناں ئیں آو جھک جاؤ احرار اگے

کراں گے سفارش تہاڈی پرور دگار اگے
سرنوں جھکاندے او مراق دے بیمار اگے

تھوڑیاں ہی دناں توں کجھ مت گئی ماری نے
ڈنڈا جدوں چوپڑ کے چا پھیریا بخاری نے

عبداللطیف گجراتی!

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب
ساھیوال پھکی
نظام ہضم درست رکھنے کے لئے
غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے
بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے
طبیعت سے ثقیل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے
ساہیوال پھکی کا استعمال عظیم نعمت ہے دیپالپور بازار ساہیوال
السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی 040-428885
0321-6950003
0313-2771969
0302-72000904

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

سہ ماہی اجلاس مبلغین ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس ۱۹ تا ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۷ تا ۹ دسمبر ۲۰۰۹ء، دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا بشیر احمد، مولانا اللہ وسایا نے کی۔ اجلاس میں قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، مولانا محمد علی صدیقی میرپورخاص، مولانا تجمل حسین نوابشاہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا محمد زاہد وسیم راولپنڈی، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا عبدالستار خوشاب، مولانا عبدالستار حیدری لیہ، مولانا عبدالرشید سیال مظفرگڑھ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا محمد قاسم منڈی بہاؤالدین، مولانا عبدالنعیم شیخوپورہ، مولانا عبداللطیف تونسوی بدین، مولانا محمد یوسف نقشبندی کوئٹہ، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ سمیت کئی ایک علماء کرام نے شرکت کی۔

اجلاس میں گذشتہ سہ ماہی میں وفات پانے والے درج ذیل مرد و خواتین کی مغفرت کی دعاء کی گئی۔

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے درج ذیل مرحومین کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کرائی۔ حضرت مولانا عبدالجلیل رائے پوریؒ ڈھڈیاں شریف، قاضی محمد اصغرؒ خطیب جامع مسجد جلالپور پیر والا، نبیرہ امیر شریعت سید ذوالکفل بخاریؒ مکہ مکرمہ، چوہدری محمد امین، چوہدری احمد حسن برادران خانیوال، محمد الرحمان برادر مولانا مفتی احمد الرحمان سفیلڈ لندن، والد محترم مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ، انجینئر الیاس زبیر، قاری شفیق الرحمان کراچی، حکیم سعید احمد بدریؒ، عبدالرؤف اسلام آباد، ماسٹر رضاء الرحمان، والد محترم مولانا عظیم خان فتح پور لیہ، اہلیہ محترمہ مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم راولپنڈی، والدہ محترمہ سید خالد مسعود گیلانی سلانوالی، صوفی امانت علی نقشبندی خلیفہ مولانا سید علاؤالدین شاہ جیلانیؒ ملتان۔ اجلاس میں المہدی والمسیح، شناخت قادیانیوں کو دعوت اسلام، قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق، قادیانی ذبیح، قادیانی اور تعمیر مسجد سمیت کئی ایک رسائل کی اشاعت کی تجاویز پاس کی گئیں۔ ماہنامہ لولاک کے سالانہ خریداروں کی لسٹیں مبلغین حضرات کے سپرد کی گئیں اور ان سے استدعا کی گئی کہ وہ خریداروں سے ملاقاتیں کر کے ان سے آئندہ سال کی تجدید کرائیں۔ نیز خریداران و ممبران لولاک سے گذارش ہے کہ وہ مبلغین کے ساتھ تعاون فرما کر ''لولاک'' کی اشاعت کا ذریعہ بنیں۔ دور دراز علاقوں کے حضرات از خود منی آرڈر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

یاد دلبراں

فراق یاراں کے بعد مولانا اللہ وسایا صاحب کی دوسری جلد یاد دلبراں چھپ چکی ہے۔۲۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب کا انتہائی رعایتی ہدیہ ۵۰ روپے رکھا گیا ہے۔مبلغین نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق آرڈر بک کرائے۔ایسے ہی مولانا کے قادیانیوں کے ساتھ ہونے والے مناظروں کی رپورٹ بھی چھپ چکی ہے۔وہ بھی قارئین منگوا سکتے ہیں۔

ضلع بدین (سندھ) کی ڈائری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا عبداللطیف تونسوی نے مختلف علاقوں کا دورہ کر کے لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔اس سلسلہ کی سب سے پہلی نشست ۶/ذیقعدہ بروز سوموار بعد نماز مغرب بسم اللہ مسجد بدین شہر میں ہوئی۔راقم الحروف نے عقیدہ ختم نبوت اور اس کے تحفظ ودفاع کے عنوان پر درس دیا۔۷/ذیقعدہ بروز منگل قطر مسجد میں مولانا غلام علی سے ملاقات اور تعارف بعد نماز عصر ختم نبوت کے عنوان پر درس ہوا۔۸/ذیقعدہ بروز بدھ ماتلی شہر میں مقامی جماعت کے احباب سے تعارف وملاقات کی نشست ہوئی۔جن میں مقامی جماعت کے امیر محمد اعجاز صاحب سنگھانوی مدیر ختم نبوت لائبریری اور مولانا محمد رمضان آزاد اور حافظ شفیق الرحمٰن شامل تھے۔یہاں سے فراغت کے بعد گولارچی میں حکیم مولوی محمد عاشق سے ملاقات وتعارف ہوا۔۹/ذیقعدہ بروز جمعرات بعد نماز عشاء سوٹن چانڈیو گاؤں میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مولانا عبدالستار چاوڑہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔درج ذیل حضرات علماء کرام نے خطاب کیا۔مولانا محمد عیسیٰ سمون مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا اسداللہ دان کے علاوہ راقم الحروف نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر بیان کیا۔کانفرنس میں شرکاء کی حاضری بھرپور تھی۔۱۰/ذیقعدہ بروز جمعۃ المبارک ٹنڈو غلام علی شہر میں جمیعت علماء اسلام کے ضلعی امیر حافظ محمد زبیر سے ملاقات کے بعد مکی مسجد میں ختم نبوت کے عنوان پر خطبہ جمعہ دیا۔نیز قادیانیوں کی فتنہ انگیزیوں سے سامعین کو آگاہ کیا۔۱۱/ذیقعدہ بروز ہفتہ ماتلی شہر میں بھائی محمد اعجاز کی معیت میں شہر کے علماء کرام جماعتی رفقاء سے تفصیلی ملاقاتوں کے علاوہ مختلف مساجد میں فضیلت واہمیت عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر درس ہوا۔۱۲/ذیقعدہ بروز اتوار مدینہ مسجد گولارچی میں مولانا محمد علی صدیقی اور راقم الحروف کا عشاء اور فجر کی نشستوں میں درس ہوا۔۱۳/ذیقعدہ بروز سوموار شادی لارج کے جماعتی احباب سے ملاقات وتعارف ہوا۔نیز لٹریچر اور اشتہار تقسیم کئے۔۱۴/ذیقعدہ بروز منگل کھوسکی میں کالعدم سپاہ صحابہؓ کے ضلعی راہنما مولانا محمد عبداللہ سندھی سے ملاقات اور ان کی مسجد حیدر کرارؓ میں مولانا محمد علی صدیقی کا درس ہوا۔۱۵/ذیقعدہ بروز بدھ ٹنڈو باگو کا سفر ہوا۔بعد نماز عشاء سیرت امام الانبیاء ﷺ کے عنوان سے منعقد ایک پروگرام میں شرکت ہوئی اور بیان ہوا۔۱۶/ذیقعدہ تلہار میں مولانا عبدالرزاق جمالی کی ملاقات وتعارف مسجد بلالؓ میں بعد نماز مغرب ختم نبوت کے عنوان پر درس ہوا۔۱۷/ذیقعدہ جمعہ کا خطبہ وبیان ماتلی شہر کی مسجد مکی میں ہوا۔بیان جمعہ کے موقع پر عقیدہ ختم نبوت اور اصلاح اعمال کے عنوان سے گفتگو ہوئی۔بھائی محمد اعجاز صاحب نے لٹریچر تقسیم کیا۔رب العالمین کی بارگاہ عالیہ میں التجاء ہے کہ وہ ذات قدیر اس سعی ناچیز کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے۔آمین!

بشیر پتر

کہہ کے نبی ہاں میں آپ مرگیائے پچھوں وختاں نوں پھڑیائے بشیر پتر
فوجاں دیکھ امیر شریعت دیاں ہویا لالیوں چٹا امیر پتر
گیا وچہ عدالت پیو پچھے کچھ کھڑیا احرار دلگیر پتر
ڈبھر آزادی نال سکدا نہیں جھوٹھے نبی دا جھوٹھا کبیر پتر
جددا بیڑا احرار اٹھا لیائے تدوی آئی اے تیری تقصیر پتر
چلنا قادیان وچہ حکم اساں دا اے رہ گئی اے کجھ تاخیر پتر
ہیسی تیرے توں ودھ کے جرأت والی جٹی جھنگ سیالاں دی ہیر پتر
بن کے عمر ثانی بیٹھائیں قادیان وچہ اپنے آپ بنائیں بے نظیر پتر
جدوں ڈنڈا بخاری نے پھیریا چاہو جاسیں ولایت نوں تیر پتر
تیرے پیو تے عیش سی خوب کیتی الٹ گئی اے تیری تقدیر پتر
دنیا سب دشمن تیرے مذہب دی اے کرہن کوئی ہور تدبیر پتر
آکے سامنے گل نہیں اک کردا گھر بیٹھائیں سوربیر پتر
تیرا ساتھ نہیں ہند وچہ کسے دینا کلا پھریں گا تھاں تھاں بے پیر پتر
مددگار تیرا کیہڑا وچہ دنیا اکو ہے ظفر اللہ شہتیر پتر
آبن مسلم چھا جادنیا اتے کیوں ہویائیں ذلیل حقیر پتر
ویکھ سبق آزادی دا اساں تائیں پیووالانہ رکھ ضمیر پتر
کتھے نبی دے پتر غلام رہندے توں کیوں غیراں دا ہوا اسیر پتر
آکے توڑ غلامی دے جال تائیں پھڑ کے طارق دے وانگ شمشیر پتر
ماں دے پیٹ وچہ گلاں ایں کرن والا پہلاں جمن توں پیودا مشیر پتر
کیہڑے نبی جہاد حرام کیتا ذرا پیو دی ویکھ تحریر پتر
کرنائیں کم توں جیہڑے وچہ قادیاں دے سب کجھ ویکھدائے رب بصیر پتر
لکسی عیش آرام دا پتہ اوودوں جدوں سڑیں گا وچہ سعیر پتر
مسلمان ہو جائیں پیوتوں جھڈ جائیں ڈنڈے والے دی سنیں تقریر پتر
مالی نہ ہوے بوٹا لان والا تیری نہ لبھے لیر لیر پتر
بھولے مسلم مرتد توں کر لئے نے دس کے موماناں والی تصویر پتر
ڈر جا قادر کریم تھیں ہو مسلم کر لے اپنی اچھی اخیر پتر
متے غم یا فکر دے نال کدھرے تینوں لگ جائے بواسیر پتر

ذات واحد عبادت کے لائق

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق — زبان اور دل کی شہادت کے لائق

اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق — اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ — جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم — اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم

اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم — اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی — نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں — مہ و مہر ادنے سے مزدور ہیں واں

جہاں دار مغلوب و مقہور ہیں واں — نبی اور صدیق مجبور ہیں واں

نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں — نہ پرواہ ہے ابرار و احرار کی واں

نصاریٰ کی مانند دھوکہ نہ کھانا — کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا

میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا — بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا

سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ — اسی طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم — نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم — کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ کے ارشادات کی روشنی اور شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی امارت اور قیادت میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس...... ملتان میں علماء کے لیے سالانہ سہ ماہی رد قادیانیت کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 36 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 ...شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ پرائمری...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 28 جلدیں...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 4514122-4583486-061

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب دامت برکاتہم مدظلہ العالی، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** صاحب جالندھری مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد	راولپنڈی	سیالکوٹ	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودہا	چناب نگر	جھنگ	خانیوال	چیچہ وطنی	بہاولنگر
2829186	5551675	0300-7442857	4215663	5862404	3710474	6212611	0307-3780833	0301-7819466	0300-7832358	0333-6309355
بہاولپور	ملتان	رحیم یار خان	سکھر	اوکاڑہ قصور	فیصل آباد	حیدرآباد	شیخوپورہ	کوئٹہ	گجرات	کراچی
0300-6851586	4514122	0301-7659790	5625463	0300-6950984	0334-6035517	3869948	0321-498184	2841995	0300-8032577	2780337

قیمت فی شمارہ -/10 روپے

قیمت سالانہ -/100 روپے